گنبد خضرا
کے
آس پاس
(نعتیہ مجموعہ)
از
اختر مدھوپوری

گنبد خضرا کے آس پاس

(نعتیہ مجموعہ)

(۱۹۲۹ تا ۱۹۹۶)

کچھ ایسا لگتا ہے مجھ کو بلا رہے ہیں حضورؐ
میں چل کے گنبد خضرا کے آس پاس رہوں

اختؔر مدھوپوری

شاعر: محمد شہود الحق اختر انصاری (اخترؔ مدھوپوری)
محلّہ لکھنہ، مدھوپور، ضلع دیوگھر، جھارکھنڈ

ترتیب و پیشکش: محمد انعام الحق انعامؔ

کمپوزنگ: محمد انعام الحق انعامؔ

سرورق: محمد انعام الحق انعامؔ

ناشر: محمد انعام الحق انعامؔ

صفحات: ایک سو بارہ (۱۱۲)

طباعت: کہکشاں پبلی کیشنز (پرائیوٹ لمیٹیڈ)
محلّہ پیتانہ، کلٹی، ضلع بردوان، مغربی بنگال

سال اشاعت: ۲۰۰۴ء

تعداد: پانچ سو (۵۰۰)

قیمت: ایک سو پچیس (۱۲۵) روپے

ملنے کا پتہ

☆ کہکشاں پبلی کیشنز (پرائیوٹ لمیٹیڈ) محلّہ پیتانہ، کلٹی، ضلع بردوان

e.mail: fir_dos@indiatimes.com

انتساب

☆☆☆☆☆

☆☆☆☆

☆☆☆

☆☆

☆

☆☆

☆☆☆

☆☆☆☆

☆☆☆☆☆

اپنی خوش دامن شریک حیات مرحومہ سکینہ بانو کے نام!!!

اخترؔ مدھوپوری

کسی سے بھی کوئی رسمِ وفا ہے عمرِ فانی تک

محمدؐ سے وفا لیکن حیاتِ جاوداں تک ہے

(اختر مدھوپوری)

اپنی بات

محبوبِ خدا، سلطان انبیاء ہادیٔ کون و مکاں صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں اپنے بزرگ خسر حضرت اخترؔ مدھوپوری مرحوم کی نعتیہ شاعری کا مجموعہ "گنبد خضرا کے آس پاس" پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔

حضورؐ آپ کی خاطر ہم اپنے دامن میں
لئے کھڑے ہیں عقیدت کے پھول آج کے دن

دنیا میں یوں تو لوگ ہر نوع کے کام کرتے ہیں لیکن کچھ کام ایسے ہوتے ہیں جنھیں انجام دیکر قلب و نظر کو ایک آسودگی ملتی ہے۔ حضرت حسانؔ بن ثابت سے لیکر حضرت اخترؔ مدھوپوری تک انگنت لوگوں نے حضورؐ پر نور آقائے نامدار سرورِ کونین سردارِ انبیاء سرکارِ دو جہاں محبوبِ کبریا صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات سے متعلق اپنی بے کراں عقیدت و محبت کا ثبوت نعتیہ اشعار کہہ کر پیش کیا ہے۔ میں شاعر تو نہیں لیکن اپنے آقائے نامدار حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے بے پناہ عقیدت ضرور رکھتا ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ گنبد خضرا کے آس پاس کی ترتیب و تہذیب سے لیکر کتابت و طباعت کے ہر دشوار گذار مرحلے کو طے کرنے کی بفضل خدا مجھ میں ہمت پیدا ہوئی۔ اس سلسلے میں جن لوگوں نے میری ہمت افزائی کی ان میں میری شریک حیات کہکشاںؔ جبیں، جناب انیسؔ انصاری، محترمہ افشاںؔ جبیں، جناب بلندؔ اختر و محترمہ نکہت پروین خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ میں اپنے آپ کو کبھی معاف نہیں کر سکوں گا اگر حضرت ظہیرؔ غازی

پوری صاحب، حضرت رونق نعیم صاحب اور حضرت عابد ضمیر صاحب کا نام نہ لوں جنہوں نے قدم قدم پر میری رہنمائی کی اور مجھے اپنے مفید مشوروں سے نوازا۔ آخر میں میں اپنے محترم خسر مرحوم حضرت اختر مدھو پوری کا ذکر کرنا اپنا فرضِ اولین سمجھتا ہوں کہ انہوں نے مجھ جیسے ہیچ مداں پر اعتماد کیا اور وصیت کی کہ بیٹے میرے مرنے کے بعد کم از کم میرے نعتیہ شاعری کا مجموعہ ضرور شائع کرنا تا کہ میری روح کو سکون حاصل ہو۔

بہ جز نعت احمد نہیں چاہیے کچھ
لئے قبر میں بس یہ سامان جاؤں

میں نے ان کی وصیت کے مطابق انکی نعتیہ شاعری کا مجموعہ "گنبد خضرا کے آس پاس" منظر عام پر لانے کی ایک حقیری کوشش کی ہے۔ میں اس میں کہاں تک کامیاب ہو سکا ہوں اس کا فیصلہ اہل نظر کریں گے۔

احقر

محمد انعام الحق انعام

داماد اختر مدھو پوری

رونق نعیم

۶۲ر جواہر لال نہرو روڈ، رانی گنج، مغربی بنگال

پیش لفظ

بنی نوع آدم میں اللہ تبارک و تعالیٰ جسے چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ذلت۔ وہ ہر شئے پر قدرت رکھتا ہے۔ اسکی ودیعت کردہ صلاحیتوں کو بہ روئے کار لاکر کچھ لوگ اپنے نقوش چھوڑ جاتے ہیں جنہیں دنیا قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔

اختر مدھوپوری اردو زبان کے ایک کہنہ مشق اور بالغ نظر شاعر تھے۔ ان کے فکر میں صلابت اور فن میں پختگی تھی۔ روایت کی اعلیٰ اتوار کا انہیں پاس تھا۔ یہی وجہ ہے کہ کلاسیکی رچاؤ کے ساتھ اپنے مافی الضمیر کو ادا کرنے کا انہیں ہنر آتا تھا۔ وہ حضرت آبر احسنی گنوری جیسے ماہر فن اور استاد شاعر کے ممتاز ترین شاگردوں کی صف میں اپنی ایک الگ شناخت رکھتے تھے۔ وہ عوام سے زیادہ خواص میں مقبول تھے۔ ان کے سینے میں ایک مرد مومن کا دل دھڑکتا تھا۔ وہ دل جس میں حبیب خدا سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی بے کراں محبت و عقیدت کا دریا موجزن تھا۔ انہیں اس کا عرفان تھا کہ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتبہ اس قدر بلند ہے کہ انسانی ذہن کی وہاں رسائی ممکن نہیں، خود خالق کائنات کا ارشاد ہے:

وَرَفَعنَا لَکَ ذِکرَکَ

ظاہر ہے جن کا ذکر مالک دو جہاں نے بلند کیا ہو انسان جس قدر بھی ان کا ذکر کرے، جتنی

بھی تعریف وتوصیف سے کام لے ان کا مدحت کا حق ادا نہیں کرسکتا۔ اختر مدھوپوری کو اس کا احساس تھا۔ ان کے دو شعر دیکھئے:۔

کیا ہم سے رقم ایسے پیمبر کی ثنا ہو
اللہ نے جس کے لئے قرآن لکھا ہو

اللہ جانتا ہے، کہ اللہ کے سوا
کسکو ہے علم کیا ہیں ہمارے رسول پاکؐ

محسنِ کائینات، رحمت العالمین صلی اللہ علیہ وسلم سے انہیں قلبی لگاؤ تھا۔ اسی لگاؤ کے زیر اثر ان کے نعتیہ اشعار سے ان کے ایمان کی تازگی اور ایقان کے استحکام کا پتہ چلتا ہے۔ میں اپنے اس قول کی تصدیق کے لئے ان کے چند اشعار پیش کرتا ہوں:

خوشبو صفت گلوں میں ستاروں میں ضو صفت
پنہاں تمہیں ہو اور نمایاں تمہیںؐ تو ہو

خدایا میرے مقدر کو اتنا چمکا دے
میں خود کو سرورِ کونینؐ کا غلام لکھوں

آنکھوں میں کھینچ دیتی ہے عکس جمالِ رب
کیا خوب آئینہ ہے رسولِؐ خدا کی یاد

جس طرف کملی والے گئے
سوکھی کھیتی ہری ہو گئی

ستارے انبیاء سارے کے سارے
مگر ماہِ منور آپکیؐ ذات

لیا نام نبیؐ میں نے تو یوں لب کو ہوئی جنبش
کلی جیسے چٹکتی سی کوئی معلوم ہوتی ہے

یادِ محبوبِؐ خدا آئی تھی کل آخر شب
خوشبو خوشبو مری تنہائی تھی کل آخر شب

میں روشنی سا بکھرتا رہوں خداوندا
شعاعِ عشق نبیؐ کا میں انعکاس رہوں

اختر مدھوپوری کے ہاں اپنے اشعار کی کمی نہیں، در حقیقت انہیں حبیب خدا صلی اللہ علیہ و سلم سے بے انتہا محبت تھی۔ یہ محبت خوشبو صفت بھی تھی اور ضوصفت بھی، پنہاں بھی اور نمایاں بھی۔ وہ خدائے لم یزل کی بارگاہ میں دعا کرتے تھے کہ ان کا مقدر اس قدر روشن ہو کہ وہ خود کو سرور کونین کا غلام کہہ سکیں۔ ان کے دل میں رسول خدا کی یاد شبنم کی صورت اترتی تھی اور ان کے قلب کو تر و تازہ کرتی تھی۔ انہیں یقین تھا کہ زندگی کی کڑی دھوپ میں شہ کونین کی یاد گھٹا کی مانند ہے۔ یہ حقیقت ان کی نگاہ میں روشن تھی کہ کملی والے جہاں جاتے وہاں رحمت کی ہریالی چھا جاتی، انہیں

اسکا ادارک تھا کہ سارے انبیاء اگر ستارے ہیں تو ان کے درمیان ہمارے آقا ماہ منور کی حیثیت رکھتے ہیں۔ان کی نگاہ حق آگاہ تھی اسلئے گنبد خضرا کے آس پاس رہنا چاہتی ہے، انہیں ڈر تھا:۔

نبیؐ کی شان میں اختر ہو کوئی گستاخی
کبھی خدا نہ کرے ایسا میں کلام لکھوں

مجھے اعتراف ہے کہ نعت گوئی آسان نہیں اسکے لئے تلوار کی دھار سے گذرنا پڑتا ہے، تخلیقی عمل کے دوران احتیاط لازمی ہوتی ہے کہ ایک حرف بھی محبوب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کے خلاف نہ ہو۔اختر مدھو پوری کے ہاں احتیاط بھی تھی اور توازن بھی، انہیں ربوبیت اور نبوت کے درمیان حد فاصل کی پہچان تھی، اس ضمن میں ان کا ایک شعر دیکھئے:

خدا کے بعد برتر آپ کی ذات
ہے کیا اللہ اکبر آپؐ کی ذات

اختر مدھو پوری اپنے عہد کے سماجی اور سیاسی حالات سے غافل نہیں تھے انہیں علم تھا کہ سائنس کی ترقی نے انسان کو خود غرض بنا دیا ہے۔ ہر طرف ہوس کی گرم بازاری ہے۔ایسے عالم میں مادیت کو روحانیت پر فوقیت حاصل ہوتی چلی جارہی ہے۔قومی اور بین الاقوامی سطح پر ایک عجیب نفسا نفسی کی فضا ہے۔ وہ روشنی جس سے سارا عالم روشن ہو سکتا ہے، طاق کی زینت بنتی جا رہی ہے۔ایسے ناموافق اور نامساعد حالات میں ان کی ضمیر کی آواز انہیں جھنجھوڑتی ہے:۔

مجھے غار حرا کی روشنی آواز تو دے گی
مگر یہ دیکھنا ہے دل مرا روشن کہاں تک ہے

اختر مدھوپوری اپنے لفظوں کی کلید سے معانی و مفاہیم کے تہہ در تہہ اسرار و رموز کے مقفل دروازے وا کرتے تھے۔ ان کے کلام میں تشبیہوں کی چمک بھی ہے اور استعاروں کی دمک بھی۔ کہیں کہیں علامتوں کی جھلک دل و نگاہ کو دعوتِ نظارہ بھی دیتی ہے۔ ان کے بیشتر اشعار بیانیہ انداز رکھتے ہیں لیکن ان میں بے ساختگی نمایاں نظر آتی ہے، اہمال و ابہام سے ان کا دور تک بھی واسطہ نہیں۔ ان کے قلم سے نکلا ہوا ایک ایک لفظ نور و نکہت سے معمور ہے۔ اسلئے میں کہنے میں حق بجانب ہوں کہ وہ ایک سچے عاشق رسولؐ تھے۔ وہ رسول جن کے لئے لفظ کن سے خدا نے کائنات کی تخلیق کی، وہ مجسم قرآن، والیل جن کے گیسو والشمس جن کا چہرہ، دکھی انسانیت کے درد کا درماں، پیغمبر ذیشان، اہل عالم کو مساوات کا سبق دینے والے، صراط مستقیم پر روشنی کے پھول برسانے والے، ظلم و استحصال کے خونی پنجے سے نوعِ انساں کو چھڑانے والے، ہادیٔ دوراں، جن کا فرمان خدا کا فرمان یٰسین، مزمل اور طٰہٰ جن کی تمثیل، لوحِ محفوظ سے اللہ نے جن پر قرآنِ حکیم اتارا، وہ عرش نشیں خاتم المرسلین، ان کی آسودۂ حسن، ان کی طرز زندگی، ان کی برتری، انکی ہدایت اور ان کی ذات بابرکات سے متعلق عقیدت و محبت سے سرشار نعت پاک رقم کرنے والے اختر مدھوپوری لاریب قابل قدر بھی ہیں اور قابل احترام بھی۔ خدا انہیں اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے۔ آمین!

ان کا یہ شعری مجموعہ "گنبد خضرا کے آس پاس" نعتیہ شاعری کے خزانے میں ایک بیش بہا اضافہ ثابت ہوگا۔ مجھے خدائے بذرگ و برتر کی ذات سے اس کا بھرپور یقین ہے کہ اسے ہر خاص و عام میں یکساں قبولیت کی سند حاصل ہوگی۔ اسی امید کے ساتھ اسے پڑھنے کی دعوت دیتا ہوں کہ یہ روحانی آسودگی کی ضمانت ہے۔

رونق نعیم

۱۷ر جولائی ۱۹۹۷ء

ظہیرؔ غازی پوری

جنرل سکریٹری، کاروانِ ادب، ہزاری باغ، بہار

اخترؔ مدھوپوری کی نعت گوئی

اخترؔ مدھوپوری استاذی حضرت ابرؔ احسنی گنوری کے ہونہار شاگردوں میں شامل کئے جاتے ہیں۔ انہیں شعروادب سے گہرا شغف تھا۔ اپنی زندگی کے چالیس پینتالیس برس انہوں نے اسی دشت کی سیاحی میں گذارے۔ اردو زبان کی ترقی وتوسیع کے لئے ہمیشہ سرگرم عمل رہے۔ انہوں نے شعر گوئی کبھی ترک تو نہیں کی مگر تخلیق شعر کی رفتار تیز بھی نہیں تھی پھر بھی ان کا شعری سرمایہ اتنا ہے کہ ''شہرنگاراں کے آس پاس'' کی اشاعت کے بعد بھی میرے اندازے کے مطابق کم ازکم دو شعری مجموعے اور ترتیب دئے جاسکتے ہیں۔

شعری اصناف میں انہیں غزل نے اپنا گرویدہ بنائے رکھا۔ صنف نعت گوئی کے بھی وہ عاشق تھے۔ شروع میں کم مگر عمر کی آخری منزلوں میں انہوں نے کثرت سے نعتیہ شعر لکھے جو رسائل واخبارات کے زینت بنتے رہے۔

نعت گوئی کے لئے صاف، آسان، ڈھلی ہوئی، مناسب اور استعارے کی زبان زیادہ موثر اور کارآمد ہوتی ہے اسکے باوجود صنف نعت گوئی اتنی آسان نہیں ہے۔ فکری جست لگانے، خیالات کی پنہائیوں میں پرواز کرنے اور عشق کی سرشاری وسرمستی سے ہمکنار ہونے کی عام اجازت تو ہے مگر بندشیں بھی بہت ہیں۔ راہ مسدود کرنے والی چٹانیں بھی زیادہ ہیں اور شریعت، نبوت نیز ربوبیت کی حد بندیاں بھی بے شمار ہیں۔ ان تمام سخت منازل سے گزر کر ہی صحیح معنوں

میں نعت نگاری کا حق ادا کیا جا سکتا ہے۔

اختر مدھوپوری نے شعر گوئی کی مشکل ترین راہوں سے گزرنے کے بعد ہی نعت نگاری کا شرف حاصل کیا ہے۔ لہٰذا انہوں نے اپنی بساط بھر تمام نکات و رموز پر نظر رکھی ہے اور نعتیہ شاعری کی ایسی فضا قائم کی ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے والہانہ وابستگی اور ربط و تعلق کا روح پرور احساس جاگ اٹھتا ہے اور ذہن و شعور پر ایک دل گداز کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ اچھی اور متاثر کن نعت کی یہی خوبی ہے، جو مندرجہ ذیل اشعار میں موجود ہے:

نورِ حق رحمتِ یزداں ہیں رسولِ عربیؐ
دہر میں شمعِ فروزاں ہیں رسولِ عربیؐ

جس کی خاطر خدا کی خدائی بنی
وہ پیمبرؐ ہمارا مدینے میں ہے

کیا ہم سے رقم ایسے پیمبر کی ثنا ہو
اللہ نے جس کیلئے قرآن لکھا ہو

صاحبِ تاج و معراج
صاحبِ جاہ و حشمت ہیں آپؐ

خاتم الانبیاء آ گئے
ختم پیغمبری ہو گئی

صبح ازل کا حسن فروزاں تمہیںؐ تو ہو
تزئین کائنات کا ساماں تمہیںؐ تو ہو

خدا کے بعد برتر آپکیؐ ذات
ہے کیا اللہ اکبر آپکیؐ ذات

ان اشعار میں حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت، ان کی شانِ پیغمبری، صاحب معراج ہونے کا اعزاز، خاتم الانبیاء ہونے کا شرف اور ان کی ذات اقدس کی برتری کا بیان شگفتہ شاعرانہ انداز میں ہوا ہے جو دل پر گہرے نقوش مرتسم کرتا ہے اور ایک نوع کی کیفیت سے بھی دو چار کرتا ہے۔ اختر مدھوپوری نے بڑی قناعت اور سادگی کے ساتھ بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنی دلی آرزوئیں، تمنائیں اور التجائیں پیش کی ہیں جو ان کے جذبہ انکسار کی مظہر ہیں۔ ملاحظہ ہوں:

مرے لئے یہ دعا کیجئے رسولِ خدا
میں خود شناس بنوں اور حق شناس رہوں

جس وقت مری روح مرے تن سے جدا ہو
یارب ہے دعا لب پہ محمدؐ کی ثنا ہو

بلالے اپنے پاس اختر کو جلد اے سرورِ عالمؐ
اسے فرقت کی ہر ساعت صدی معلوم ہوتی ہے

مانگیں تو ہم کو دولت کونین بخش دیں
وہ صاحب عطا ہیں ہمارے رسولِ پاکؐ

حضور آپکیؐ خاطر ہم اپنے دامن میں
لئے کھڑے ہیں عقیدت کے پھول آج کے دن

سچی توبہ کی ہمیں کیجئے توفیق عطا
ہم کہ پھر مائل عصیاں ہیں رسولِ عربیؐ

ہو چرچا میں دیوانہ مصطفےٰؐ ہوں
سر حشر لیکر وہ پہچان جاؤں

اختر مدھوپوری کی نعتیہ اشعار میں اس جذبہ محبت اور اسکی سرشاری کا اظہار ہے جو رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت خاص اور ربط بے پناہ سے پیدا ہوا ہے۔ ان کے بعض اشعار ایسے بھی ہیں جن میں فکری عوامل کی جھلک اور نئے شعری رویوں کی چمک نظر آتی ہے۔ چند شعر ملاحظہ ہوں:

آنکھوں میں کھینچ دیتی ہے عکس جمالِ رب
کیا خوب آئینہ ہے رسولؐ خدا کی یاد

جس طرف کملی والے گئے
سوکھی کھیتی ہری ہوگئی

گماں ہوتا ہے نقش پائے احمد جگمگاتے ہیں
مدینے کی گلی کا سلسلہ کیا کہکشاں تک ہے

بول اٹھی ہے جھیل جھیل یہی
آشتی کے کنولؐ سلام علیک

اختر مدھو پوری حق آگاہ ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم دعا بھی ہے اور ایمان بھی اور زبان و مکان کی منزلوں سے بہت آگے ایک سرحد بقا بھی۔ اسی عرفان و آگہی نے انہیں نعت نگاری پر بھی مائل کیا اور درود و سلام لکھنے پر بھی مجبور کیا۔ مثلاً:

رونق بحر و بر ہزار درود
حسن دشت و جبل سلام علیک

درود آپؐ پہ بھیجوں کبھی سلام لکھوں
میں نعت پاک شب و روز، صبح و شام لکھوں

روز ازل خدا نے بصد اہتمام و شوق
سانچے میں تجھکو نور کے ڈھالا تجھے سلام

کملی والے پیمبرؐ پہ لاکھوں سلام
دونوں عالم کے سرور پہ لاکھوں سلام

ترا مقام کچھ اتنا بلند ہے احمدؐ
کہ انبیاء تجھے سارے سلام کرتے ہیں

مجھے امید ہے کہ اختر مدھوپوری کا نعتیہ شعری مجموعہ "گنبد خضرا کے آس پاس" ریان کی تابندگی اور ایقان کے استحکام کے جذبہ کے تحت ہر مسلک و عقیدہ کے قارئین میں پذیرائی حاصل کرے گا کہ یہ "وَرَفَعنَا لَکَ ذِکرَکَ" کا آئینہ دار ہے۔

ظہیر غازی پوری

۱۷ر فروری ۱۹۹۷ء

علقمہ شبلی

وائس چیرمین، مغربی بنگال اردو اکاڈمی، کلکتہ

اختر مدھوپوری کی نعتیہ شاعری

اختر مدھوپوری ایک ایسے شاعر ہیں جو شعر کے فنی نکات سے واقف ہیں اور جنھوں نے مختلف اصناف میں طبع آزمائی کی ہے۔ حضرت ابر احسنی گنوری کا خیال بالکل درست ہے۔ ''اختر بہت صاف اور سنبھل کر کہنے کی کوشش کرتے ہیں...... وہ بہت ذہین اور طباع ہیں...... آدمی خوش اخلاق اور مہذب ہیں۔'' ان کی غزلوں کا مجموعہ ''شہر نگاراں کے آس پاس'' ان کی زندگی ہی میں شائع ہو کر مقبول ہو چکا ہے۔ اب ان کے داماد جناب محمد انعام الحق ان کی نعتیہ تخلیقات ''گنبد خضرا کے آس پاس'' کے عنوان سے شائع کر رہے ہیں۔

اردو شاعری میں حمد و نعت کی روایت بہت پرانی ہے۔ بیشتر قابل ذکر شاعروں نے ان اصناف میں اپنی جودت طبع کا ثبوت دیا ہے۔ عہد حاضر کے شعرا نے تو حمد و نعت کی طرف خصوصی توجہ کی ہے۔ مقتدر اخبار و رسائل میں ان کی اشاعت تواتر سے ہو رہی ہے۔ لیکن حمد و نعت کا میدان بہت دشوار گذار ہے۔ ذرا سی غفلت کفر و شرک کی سرحد تک پہونچا سکتی ہے۔ خوشی کی بات ہے کہ اختر مدھوپوری نے اپنے جذبات ارادت و عقیدت کے اظہار میں حد اعتدال سے عبور نہیں کیا ہے اور فنی خوبیوں کا بھی لحاظ رکھا ہے۔ ان کی حمدیہ و نعتیہ تخلیقات میں برجستگی و شگفتگی کے ساتھ اثر انگیزی بھی ہے۔ ان میں ''از دل خیزد بر دل ریزد'' والی کیفیت پائی جاتی ہے۔

کس بے ساختگی سے یہ مطلع ہوا ہے۔ ملاحظہ کیجیے:

نشاطِ روحِ بشر لا الٰہ الا اللہ
سکونِ قلب و نظر لا الٰہ الا اللہ

نعت کے اس شعر میں بھی عجیب کیفیت ہے:

یادِ محبوبِ خدا آئی تھی کل آخرِ شب
خوشبو خوشبو مری تنہائی تھی کل آخرِ شب

جو شاعر اس طرح کے اشعار کہہ سکتا ہے وہ فطری موت کے بعد بھی زندہ ہے اور اہل شعر و ادب اسے فراموش نہیں کر سکتے۔ یقین ہے کہ اختر مدھوپوری کے اس نعتیہ شعری مجموعے کی پذیرائی ہوگی۔

علقمہ شبلی

لا الٰہ الا اللہ

نشاطِ روحِ بشر لا الٰہ الا اللہ
سکونِ قلب و نظر لا الٰہ الا اللہ

وہ ٹوٹتا سا بھر آن ظلمتوں کا غرور
نمودِ حسن سحر لا الٰہ الا اللہ

تجلیات میں ڈوبا ہوا یہ لیل و نہار
ضیائے شمس و قمر لا الٰہ الا اللہ

ہو راہگیروں کو لاحق نہ کوئی خوف ہراس
بنے جو زادِ سفر لا الٰہ الا اللہ

ہو کوئی رزم گہہ سخت اہل حق کیلئے
پیام فتح و ظفر لا الٰہ الا اللہ

ہجوم فتنہ و شر میں بلا میں آفت میں
فلاحِ نوعِ بشر لا الٰہ الا اللہ

خدا بلند کرے گا ترا مقام اخترؔ
جھکا کے پڑھتا ہے سر لا الٰہ الا اللہ

حمد باری تعالیٰ

خالق دو جہاں ترے صدقے
سب پہ تو مہرباں ترے صدقے
تو نے پیدا کئے ہمارے لئے
یہ زمیں آسماں ترے صدقے
ترے حسن و جمال کا مظہر
مہر، مہ کہکشاں ترے صدقے
تو جو کرتا ہے ٹھیک کرتا ہے
کارساز جہاں ترے صدقے
ہم تری نعمتوں پہ پلتے ہیں
ربِّ کون و مکاں ترے صدقے
ہر جگہ ہر طرف نشاں تیرا
اور تو بے نشاں ترے صدقے
تیری خاطر عبادتیں ساری
یہ نماز و اذاں ترے صدقے

موت تیری حیات بھی تیری
مالک جسم و جاں ترے صدقے

تیرے سطوت کو کر رہے ہیں بیاں
یہ زمان و مکاں ترے صدقے

کوئی تیرے سوا نہیں معبود
اے خدائے جہاں ترے صدقے

بخشنے والا ہر گناہ، خطا
تو بڑا مہرباں ترے صدقے

جانتا ہے تو سب کے دل کا حال
سب کا تو رازداں ترے صدقے

اے خدا تو ہر اک جگہ موجود
تو نہیں ہے کہاں ترے صدقے

پا لیا جس نے مالا مال ہوا
تو وہ ذاتِ گراں ترے صدقے

ساری دنیا کی خلقتیں فانی
تو مگر جاوداں ترے صدقے

تیری تعریف کر رہا ہے رقم
اختر خوش بیاں ترے صدقے

حمد باری تعالیٰ

اے خدائے جہاں ترے صدقے
تو بڑا مہرباں ترے صدقے

تو ہی دیتا ہے عزت و ذلت
حاکم انس و جاں ترے صدقے

ساری خلقت تری پناہ میں ہے
سب کا تو پاسباں ترے صدقے

وحدہٗ لا شریک ذات تری
تو بڑا عالی شاں ترے صدقے

دھوپ میں تو نے دے دیا ہے ہمیں
جا بجا سائباں ترے صدقے

ہم پہ رحمت کی بارشیں ہیں تری
رحمت بے کراں ترے صدقے

تیری حمد و ثنا لکھے اختر
اتنی قدرت کہاں ترے صدقے

حمد باری تعالیٰ

سارے جہاں کا پیدا کرنے والا تو
رنگ اور نکہت ان میں بھرنے والا تو

ساری خلقت تیری فانی ہے لیکن
میرے خالق کبھی نہ مرنے والا تو

کون سی نعمت تیری جھٹلائی جائے
بطن صدف میں موتی بھرنے والا تو

ظاہر، باطن، حاضر، ناظر تیری ذات
گاہ ٹھہرنے گاہ گذرنے والا تو

مہر و مہہ انجم کو اگا کر گردوں میں
سارے جہاں کو روشن کرنے والا تو

موجِ صبا کے ساتھ فضا میں چاروں اور
خوشبو کی مانند بکھرنے والا تو

جس نے ڈھونڈا تجھ کو پایا ہے معبود
سب کے دلوں میں یعنی ٹھہرنے والا تو

خدائے پاک

رحمٰن ہے رحیم ہے تو اے خدائے پاک
غفار حق کریم ہے تو اے خدائے پاک

غفار ہے وکیل ہے باسط عزیز ہے
وہاب ہے کریم ہے تو اے خدائے پاک

جبار ہے متین ہے قادر غفور ہے
قدوس ہے حکیم ہے تو اے خدائے پاک

ستار ہے حفیظ ہے مالک وکیل ہے
تواب ہے حلیم ہے تو اے خدائے پاک

اختر کے ہر گناہ کو یارب معاف کر
غفار ہے کریم ہے تو اے خدائے پاک

سلام علیک

اے حبیبؐ خدا سلام علیک
خوش لقب خوش ادا سلام علیک

صاحب تاج صاحب معراج
احمدؐ مجتبےٰ سلام علیک

آپؐ پر ختم ہے پیامبری
خاتم الانبیاءؐ سلام علیک

سارے عالم کو روشنی دے دی
شمع غارِ حرا سلام علیک

کوئی بھی آپؐ کا نہیں ہمسر
سیدالانبیاءؐ سلام علیک

آپ کی کرتا ہے خدا تعریف
مرحبا مرحبا سلام علیک

اپنے اخترؔ کو بخشوایئے گا
خلق کے پیشوا سلام علیک

اعلانِ محمدؐ

ہر موئے تن ہے اپنا ثنا خوانِ محمدؐ
اللہ رے فراوانیٔ احسانِ محمدؐ
اللہ کا فرمان ہے فرمانِ محمدؐ
کیا شان ہے کیا صلِّ علیٰ شانِ محمدؐ
ہر گوشہ عالم کی معطر ہیں فضائیں
پہونچی نہ کہاں بوئے گلستانِ محمدؐ
ہوگی جو کڑی دھوپ سر حشر تو کیا غم
سر پر ہے مرے سایۂ دامانِ محمدؐ
لو مل ہی گیا حشر میں بخشش کا سہارا
ہاتھ آہی گیا گوشۂ دامانِ محمدؐ
ہر چند بہت تیز تھیں باطل کی ہوائیں
لیکن نہ بجھی مشعلِ ایمانِ محمدؐ
اک ذاتِ خدا کے سوا کوئی نہیں معبود
اختر تھا صفا پر یہی اعلانِ محمدؐ

نقشِ محمدؐ

لئے پہلوئے دل میں ایمان جاؤں
دیارِ نبیؐ کو بصد شان جاؤں

ہر اک گام پر ثبت نقشِ محمدؐ
مدینے کی گلیوں پہ قربان جاؤں

ہو چرچا میں دیوانۂ مصطفیٰؐ ہوں
سرِ حشر لے کر وہ پہچان جاؤں

میں جاؤں وہاں تو یہاں پھر نہ آؤں
مدینہ یہ لے کر میں ارمان جاؤں

بہ جز نعتِ احمدؐ نہیں چاہئے کچھ
لئے قبر میں بس یہ سامان جاؤں

بنیں خلد میں میزباں حور و غلماں
میں بن کر وہاں جب بھی مہمان جاؤں

فرشتہ صفت آؤں طیبہ سے اخترؔ
اگر بن کے سچا مسلمان جاؤں

ہمارے رسول پاکؐ

محبوبِ کبریا ہیں ہمارے رسولِ پاکؐ
کس درجہ خوش ادا ہیں ہمارے رسولِ پاکؐ

اللہ رے یہ شان یہ اعزاز یہ مقام
سلطانِ انبیاء ہیں ہمارے رسولِ پاکؐ

مانگیں تو ہم کو دولت کونین بخش دیں
وہ صاحب عطا ہیں ہمارے رسولِ پاکؐ

اللہ جانتا ہے اک اللہ کے سوا
کسکو ہے علم کیا ہیں ہمارے رسولِ پاکؐ

خوشبو صفت کہیں تو کہیں روشنی صفت
ہر شئے میں رونما ہیں ہمارے رسولِ پاکؐ

اللہ کی رضا ہے رضائے شہ امم
کیا اعلیٰ مرتبہ ہیں ہمارے رسولِ پاکؐ

ہر نقش پا پہ جس کے فرشتے جھکائیں سر
اختر وہ پیشوا ہیں ہمارے رسولِ پاکؐ

درود و سلام

درود آپؐ پہ بھیجوں کبھی سلام لکھوں
میں نعت پاک شب و روز، صبح و شام لکھوں

ستاروں سے دوں میں تشبیہ انبیاء کو تمام
اور اپنے پیارے نبیؐ کو مہہ تمام لکھوں

ہے محو خواب رسالت کا آفتاب یہاں
میں ارضِ طیبہ کو عرشِ بریں کا بام لکھوں

رسولِ پاک کو دیکھا ہے خواب میں، میں نے
میں خود پہ نارِ جہنم کو اب حرام لکھوں

خدایا میرے مقدر کو اتنا چمکا دے
میں خود کو سرورؐ کونین کا غلام لکھوں

قلم کو پہلے ڈبولوں میں آبِ زمزم میں
پھر اس کے بعد کوئی نعتیہ کلام لکھوں

نبیؐ کی شان میں اختر ہو کوئی گستاخی
کبھی خدا نہ کرے ایسا میں کلام لکھوں

بارگاہِ رسالت مآب میں

ہم پہ ہے یورشِ وقت بد یا رسولؐ
المدد المدد المدد یا رسولؐ

میرے حق میں خدا سے دعا کیجئے
مجھ سے سرزد نہ ہو کارِ بد یا رسولؐ

ہم مقدر کے ہاتھوں پریشان ہیں
کیجئے اس کی تحریر رد یا رسولؐ

ہم کو اک ساتھ چلنے کی توفیق دے
یا حبیب خدائے احد یا رسولؐ

ڈھائے جاتے ہیں ہم پہ ستم بے حساب
اس کی بھی ہوتی کوئی حد یا رسولؐ

ہے سکوں آشنا کب سے دریائے دیں
ہو میسر اسے جزر و مد یا رسولؐ

قلب اختر کو پاکی عطا کیجئے
اے حبیب خدائے صمد یا رسولؐ

سرکارِ دو عالمؐ

کیا ہم سے رقم ایسے پیمبر کی ثنا ہو
اللہ نے جس کے لئے قرآن لکھا ہو

جس وقت مری روح مرے تن سے جدا ہو
یارب ہے دعا لب پہ محمدؐ کی ثنا ہو

اللہ رے یہ عظمت سرکار دو عالمؐ
جو ان کی رضا ہو وہ خدا کی بھی رضا ہو

کچھ اور سماں ہوگا تو جانے سے رہا میں
یارب تری جنت میں مدینے کی فضا ہو

گھر بیٹھے ہمیں گنبد خضرا نظر آئے
آئینۂ دل پر جو عقیدت کی جلا ہو

میں نام نبیؐ لے کے گذر جاؤں گا بے خوف
ہر چند سفینہ مرا طوفاں میں گھرا ہو

ہجر شہؐ کونین کا بیمار ہے اختر
لے چلئے اسے جلد مدینے کہ شفا ہو

جستجوئے محمدؐ

مری زندگی کا حاصل تری جستجو محمدؐ
میں تلاش کر رہا ہوں تجھے کو بہ کو محمدؐ

ہمہ وقت بس یہی ہے مری آرزو محمدؐ
مری روح تن سے نکلے ترے رو برو محمدؐ

نہ جلا سکے گا مجھ کو کبھی شعلہ جہنم
کہ میں نام لے رہا ہوں ترا با وضو محمدؐ

ترا ذکر فرش پر ہے ترا ذکر عرش پر ہے
یہاں تو ہی تو محمدؐ وہاں تو ہی تو محمدؐ

وہ کلیم ہوں کہ یوسف وہ خلیل ہوں کہ عیسیٰ
نہیں تجھ سا انبیاء میں کوئی خوبرو محمدؐ

ترے نور سے فروزاں مہہ و مہر اور انجم
ہے گلوں کی انجمن میں تیرا رنگ و بو محمدؐ

ترے نشۂ وفا میں رہے غرق تیرا اخترؔ
اسے اپنے میکدے کا وہ پلا سبو محمدؐ

نعت رسولِ پاکؐ

مدینے سے فضا مہکی ہوئی میرے مکاں تک ہے
کہاں کھولے ہیں گیسو آپؐ نے خوشبو کہاں تک ہے

خلافِ شانِ احمدؐ حرف میں اک سن نہیں سکتا
کہ وابستہ مرا اس نام سے آرام جاں تک ہے

کسی سے بھی کوئی رسم وفا ہے عمر فانی تک
محمدؐ سے وفا لیکن حیاتِ جاوداں تک ہے

گماں ہوتا ہے نقش پائے احمدؐ جگمگاتے ہیں
مدینے کی گلی کا سلسلہ کیا کہکشاں تک ہے

مجھے غارِ حرا کی روشنی آواز تو دے گی
مگر یہ دیکھنا ہے دل مرا روشن کہاں تک ہے

نہیں مطلق شکوک اس کے علوم غیب دانی پر
کہ عرفانِ نبیؐ اللہ کے سرِ نہاں تک ہے

ثنا خوانِ محمد مصطفےٰ صَلِ علیٰ اخترؔ
زبانِ خلق ہی کیا ہے کتابِ آسماں تک ہے

۵

مہر نبوت

زمیں سے چرخ تک جو دلکشی معلوم ہوتی ہے
رسولِ پاکؐ کی جلوہ گری معلوم ہوتی ہے

یہ عکس چہرۂ مہر نبوت ہے کہ گردوں سے
چھٹکتی سی فضا میں چاندنی معلوم ہوتی ہے

فرشتے پر بچھاتے ہیں یہاں حوریں اترتی ہیں
مجھے جنت مدینے کی گلی معلوم ہوتی ہے

جو عشق مصطفےٰؐ میں زندگی کرتا ہے صَرف اپنی
اسی کی زندگی بس زندگی معلوم ہوتی ہے

لیا نام نبیؐ میں نے تو یوں لب کو ہوئی جنبش
کلی جیسے چٹکتی سی کوئی معلوم ہوتی ہے

ترے نقش قدم کا فیض ہے اے رہبر اعظمؐ
سنبھلتی ہر قدم پر زندگی معلوم ہوتی ہے

بلالے اپنے پاس اختر کو جلد اے سرورِ عالمؐ
اسے فرقت کی ہر ساعت صدی معلوم ہوتی ہے

آپ ﷺ کی ذات

خدا کے بعد برتر آپؐ کی ذات
ہے کیا اللہ اکبر آپؐ کی ذات

دو عالم جس سے ہے منسوب ازل سے
وہی رحمت کا پیکر آپؐ کی ذات

بدن خوشبو میں پاکی میں رچا سا
معطر اور مطہر آپؐ کی ذات

خدا کو کون پہلے جانتا تھا
رُبوبیت کا مظہر آپؐ کی ذات

ہوئی جس پر کتابِ نور نازل
وہی روشن پیمبر آپؐ کی ذات

نہیں مخصوص امت ہی تک اپنی
تمام انساں کی رہبر آپؐ کی ذات

کرے گی ہم گنہ گاروں کی اخترؔ
شفاعت روزِ محشر آپؐ کی ذات

آفتابِ رسالت ﷺ

محسنِ آدمیت ہیں آپؐ
مصطفٰے جانِ رحمت ہیں آپؐ

صاحبِ تاج و معراج ہیں
صاحبِ جاہ و حشمت ہیں آپؐ

بندگی! بندگی آپؐ سے
یعنی روحِ عبادت ہیں آپؐ

انبیاء ہیں ستارے تمام
آفتابِ رسالت ہیں آپؐ

زندگی راہ پر آگئی
شمعِ رشد و ہدایت ہیں آپؐ

کائنات اک فسانہ ہے بس
مصطفٰے اک حقیقت ہیں آپؐ

اور اخترؔ کو کیا چاہیے
دین و دنیا کی دولت ہیں آپؐ

روشنی کا منارا

عرشِ اعظم کا تارا مدینے میں ہے
روشنی کا منارا مدینے میں ہے
نورِ حق آشکارا مدینے میں ہے
آمنہؓ کا دلارا مدینے میں ہے

جس کی خاطر خدا کی خدائی بنی
وہ پیمبرؐ ہمارا مدینے میں ہے

جس نے باطل کو پسپا کیا دہر میں
جس نے حق کو ابھارا مدینے میں ہے

چاند کو جس نے گردوں پہ شق کر دیا
وہ مقدس اشارا مدینے میں ہے

جس پہ اللہ نے لوحِ محفوظ سے
پاک قرآں اتارا مدینے میں ہے

جس کی تمثیل اخترؔ نہیں خلد میں
وہ حسیں تر نظارا مدینے میں ہے

شافع محشر

نہ سرو کی نہ صنوبر کی مجھ سے بات کرو
نبیؐ کے قامت اطہر کی مجھ سے بات کرو

نہ مہر و مہہ نہ گل تر کی مجھ سے بات کرو
نبیؐ کے روئے منوّر کی مجھ سے بات کرو

فرشتے پڑھتے ہیں آکر یہاں صلوٰۃ و سلام
ادب سے گنبد خضرا کی مجھ سے بات کرو

ستا رہی ہے مجھے پیاس حشر کی بے حد
نگاہِ ساقی کوثرؐ کی مجھ سے بات کرو

وہ جس کے ذکر سے افضل کسی کا ذکر نہیں
اسی پیمبرؐ اکبر کی مجھ سے بات کرو

عزیز بیٹیو! تم سر پہ اوڑھنی رکھ لو
ادب سے فاطمہؓ کے گھر کی مجھ سے بات کرو

نجات کا یہی اک راستہ ہے اے اخترؔ
نبیؐ شافع محشر کی مجھ سے بات کرو

اک نظر یا رسولؐ

آپ ہیں مالک بحر و بر یا رسولؐ
لیجئے کچھ ہماری خبر یا رسولؐ
چومنا چاہتی ہے نظر یا رسولؐ
مجھ کو دکھلایئے اپنا در یا رسولؐ
ہر طرف ہے اندھیرا میں جاؤں کدھر
راستے ہیں سبھی پُر خطر یا رسولؐ
آئے دن کربلا سا ہے منظر یہاں
ہم چھپائیں کہاں اپنا سر یا رسولؐ
شام غالب نہ جس پر کبھی ہو سکے
دیجئے ہم کو ایسی سحر یا رسولؐ
آپ سے دور رہنا نہیں چاہتا
دیجئے مجھ کو طیبہ میں گھر یا رسولؐ
کیجئے اخترؔ زار پر کیجئے
اک نظر اک نظر اک نظر یا رسولؐ

نعتِ مصطفےٰؐ

بام وفا پہ زینہ بہ زینہ پہونچ گیا
اب میں قریب شاہِؐ مدینہ پہونچ گیا

جس گھر میں مصطفےٰؐ کا پسینہ پہونچ گیا
اس گھر میں خوشبوؤں کا خزینہ پہونچ گیا

عشق نبیؐ کی راہ میں مجھ تک بہر قدم
انمول موتیوں کا دفینہ پہونچ گیا

طوفاں میں گھر کے جب یہ کہا المدد رسولؐ
ساحل پہ خیریت سے سفینہ پہونچ گیا

نام رسولِ پاکؐ ہے جس پر لکھا ہوا
مجھ تک نصیب سے وہ نگینہ پہونچ گیا

یارب مجھے بھی شہر نبیؐ جانا ہو نصیب
سنتا ہوں میں کہ حج کا مہینہ پہونچ گیا

وہ خوش نصیب ہے جو مزارِ رسولؐ پر
اختر بصد خلوص و قرینہ پہونچ گیا

تلاشِ نبیؐ

سبز گنبد کے ماحول میں کھو رہوں
چاہتا ہوں کہ میں سرخ رو ہو رہوں

خوابِ خوش آئے گا مجھ کو نظر
یادِ سرکار دل میں لئے سو رہوں

بادشاہت یہی دین و دنیا کی ہے
میں گدائے درِ مصطفےٰؐ ہو رہوں

کھیتیاں عاقبت کی سنور جائیں گی
فصل عشق نبیؐ دل میں جو بو رہوں

مجھ کو آقاؐ مدینہ بلا لیجئے
چاہتا ہوں قریب آپؐ کے ہو رہوں

موت آئے تو طیبہ میں آئے مجھے
میں قریب آپؐ کے قبر میں سو رہوں

ہوگی اختر خدا تک رسائی مری
میں تلاش نبیؐ میں اگر کھو رہوں

نعت شریف

ہم کو گھیرے ہوئے طوفاں ہیں رسولِؐ عربی
آپ کشتی کے نگہباں ہیں رسولِؐ عربی

ہم جو قسمت سے مسلماں ہیں رسولِؐ عربی
اپنی تقدیر پہ نازاں ہیں رسولِؐ عربی

سچی توبہ کی ہمیں کیجئے توفیق عطا
ہم کہ پھر مائل عصیاں ہیں رسولِؐ عربی

آپکے حسن میں ڈوبے ہوئے نام اور القاب
مرہم سینۂ سوزاں ہیں رسولِؐ عربی

آپ کے فیض سے قائم ہے بہارِ ہستی
آپ ہی جانِ گلستاں ہیں رسولِؐ عربی

فاطمہؓ زہرا کو کیوں چاند ستارے نہ دے
آپ شاہنشہِ دوراں ہیں رسولِؐ عربی

روز محشر اسے کملی میں چھپالیں آقاؐ
یہی اخترؔ کے بس ارماں ہیں رسولِؐ عربی

سفارشِ رسولؐ

سفارشِ رسولؐ ہو گئی
معاف ساری بھول ہو گئی

اطاعت خدائے دوجہاں
اطاعت رسولؐ ہو گئی

رخِ حیات کی چمک دمک
رہ نبیؐ کی دھول ہو گئی

وسیلہء رسولؐ پاک میں
ہر اک دعا قبول ہو گئی

ولادتِ رسولؐ کیا ہوئی
حیات با اصول ہو گئی

جدھر جدھر مرے نبیؐ گئے
کلی چٹک کے پھول ہو گئی

درِ رسولؐ تک نہ جا سکی
صدائے دل ملول ہو گئی

سلام کرتے ہیں

چمکتے چاند ستارے سلام کرتے ہیں
تمام نوری نظارے سلام کرتے ہیں

ترا مقام کچھ اتنا بلند ہے احمدؐ
کہ انبیاء تجھے سارے سلام کرتے ہیں

زمیں پہ جھک کے بصد احترام پیارے نبیؐ
تجھے فلک کے کنارے سلام کرتے ہیں

بجھا دیا تھا اندھیروں کی آندھیوں نے جنہیں
وہ روشنی کے منارے سلام کرتے ہیں

بشر ہوں جن ہوں ملک ہوں کہ حور غلماں ہوں
تجھےؐ یہ سارے کے سارے سلام کرتے ہیں

ترے نواسے نے نام اسکا کر دیا روشن
تجھےؐ فرات کے دھارے سلام کرتے ہیں

بصد ادب تجھے ہندوستان سے اخترؔ
اے آمنہؓ کے دلارےؐ سلام کرتے ہیں

ختم پیغمبری ہو گئی

پیرویٔ نبیؐ ہو گئی
زندگی زندگی ہو گئی

آئے سرکارؐ لینے خبر
قبر میں روشنی ہو گئی

جس طرف کملی والے گئے
سوکھی کھیتی ہری ہو گئی

خاتم الانبیاء آ گئے
ختم پیغمبری ہو گئی

آفتاب رسالت اگا
ہر طرف روشنی ہو گئی

جاگ اٹھے عورتوں کے نصیب
بند دختر کشی ہو گئی

اخترؔ اہل زمیں کے لئے
زندگی پھر نئی ہو گئی

گلہائے عقیدت

احمدؐ مجتبےٰ آگئے
نورِ حق حق نما آگئے
جس پہ اتری کتابِ مبیں
وہ رسولِ خدا آگئے
رشکِ ہفت آسماں ہے زمیں
اس پہ بدر الدجیٰ آگئے
منتظر تھے تمام انبیاء
جن کے وہ پیشوا آگئے
جو نہ منسوخ ہوگا کبھی
لے کے وہ ضابطہ آگئے
آگئے حسنِ صبحِ ازل
صاحبِ معجزہ آگئے
ہم تھے اخترؔ مریضِ الم
دینے آقاؐ شفا آگئے

نعت شریف

اللہ یوں ہوتا ہے ثنا خوانِ محمدؐ
کوئی بھی نہیں شان میں شایانِ محمدؐ

قرآن بتاتا ہے کہ والّیل ہیں گیسو
والشمس ہے جو چہرۂ تابانِ محمدؐ

دنیا میں بھی عقبیٰ میں اللہ مدد گار
اللہ رے تقدیر غلامانِ محمدؐ

وہ کفر کی بستی ہو کہ اسلام کا قصبہ
ہر سُو ہے رواں چشمۂ فیضانِ محمدؐ

وہ پیکر قرآں ہیں تو ہم ناقص الایماں
کیا ہم کو ہو اندازۂ عرفانِ محمدؐ

ہر گوشۂ عالم میں اذاں ہوتی ہے اخترؔ
پہونچی نہ کہاں دعوتِ فارانِ محمدؐ

گنبد خضرا

جو اُن کی چشم کرم ہو تو کیوں اداس رہوں
خدا کرے میں حبیبؐ خدا کے پاس رہوں

کچھ ایسا لگتا ہے مجھ کو بلا رہے ہیں حضورؐ
میں چل کے گنبد خضرا کے آس پاس رہوں

نجات کا کوئی رستہ نکال ہی دیں گے
میں کملی والے نبیؐ سے لگائے آس رہوں

وسیلہ ہوگی یہ بخشش کا ہے یقین مجھے
میں اپنے ساتھ لئے نعت کی اساس رہوں

مرے لئے یہ دعا کیجئے رسولِؐ خدا
میں خود شناس بنوں اور حق شناس رہوں

میں روشنی سا بکھرتا رہوں خدا وندا
شعاعِ عشق نبیؐ کا میں انعکاس رہوں

امید وصل نبیؐ سے ہے زندگی اختر
میں ٹوٹ جاؤں اگر ہمکنارِ یاس رہوں

نعت شریف

دنیا نکھار دی ہے ہمارے رسولؐ نے
کیسی بہار دی ہے ہمارے رسولؐ نے

ہم جس پہ چل کے نور کی وادی میں آ گئے
وہ رہگذار دی ہے ہمارے رسولؐ نے

دنیا تو خیر دنیا ہے دنیا کی بات کیا
عقبیٰ سنوار دی ہے ہمارے رسولؐ نے

اللہ رے بخت گنبد خضرا کی ذہن میں
تصویر اتار دی ہے ہمارے رسولؐ نے

امت کی مغفرت کیلئے ساری ساری رات
رو کر گذار دی ہے ہمارے رسولؐ نے

پاکیزگی کے غازے سے کل کائنات کی
صورت نکھار دی ہے ہمارے رسولؐ نے

اخترؔ بہ فیض توبہ حصارِ گناہ سے
راہ فرار دی ہے ہمارے رسولؐ نے

محسنِ انساں ﷺ

آپ ہی محسنِ انساں ہیں رسولِ عربیؐ
جان و دل آپ پہ قرباں ہیں رسولِ عربیؐ

گردشِ شام و سحر انجم و خورشید و قمر
آپ کے تابعِ فرماں ہیں رسولِ عربیؐ

عرش تک پل میں گئے اور پلٹ بھی آئے
عقل والے یہیں حیراں ہیں رسولِ عربیؐ

کب یہ ممکن ہے کہ ہو جائیں کسی سے بھی شمار
آپکے ہم پہ جو احساں ہیں رسولِ عربیؐ

نکھرا نکھرا سا نظر آتا ہے گلزارِ حیات
آمدِ فصلِ بہاراں ہیں رسولِ عربیؐ

شکلِ یٰسین و مدثر میں کہیں طٰہٰ میں
زینتِ صفحۂ قرآں ہیں رسولِ عربیؐ

پاس اختر کو بلا لیجئے اپنے آقا
غمِ فرقت میں وہ گریاں ہیں رسولِ عربیؐ

ہادیٔ دوراں

آپ خود پیکر قرآں ہیں رسولِ عربیؐ
آپ پیغمبر ذیشاں ہیں رسولِ عربیؐ

راحت قلب پریشاں ہیں رسولِ عربیؐ
یعنی ہر درد کا درماں ہیں رسولِ عربیؐ

اہل عالم کو مساوات کا پیغام دیا
آپ ہی ہادیٔ دوراں ہیں رسولِ عربیؐ

شب معراج ہوئی قربت اللہ نصیب
آپ اللہ کے مہماں ہیں رسولِ عربیؐ

اہل ظلمت پہ بھی کچھ نور کے چھینٹے مولا
آپ خورشید درخشاں ہیں رسولِ عربیؐ

مٹ گئی ظلمت شب جس سے ہمیشہ کیلئے
آپ وہ شمع فروزاں ہیں رسولِ عربیؐ

اک نظر اخترؔ مضطر کی طرف بھی آقا
آج بے حد وہ پریشاں ہیں رسولِ عربیؐ

یادِ محبوبِ خدا ﷺ

یادِ محبوبِ خدا آئی تھی کل آخر شب
خوشبو خوشبو مری تنہائی تھی کل آخر شب

زلفِ سرکار کی لہرائی تھی کل آخر شب
خوب رحمت کی گھٹا چھائی تھی کل آخر شب

باغِ طیبہ سے ہوا آئی تھی کل آخر شب
میرے گھر بارشِ رعنائی تھی کل آخر شب

میرے نزدیک کھنچ آئی تھی مدینے کی گلی
جنت آنگن میں اتر آئی تھی کل آخر شب

زخمی زخمی سا ہوا جاتا تھا احساس کا جسم
جاں گسل عشق کی پروائی تھی کل آخر شب

آرہی تھی مرے گھر طیبہ سے آوازِ رسول
نغمہ نغمہ مری انگنائی تھی کل آخر شب

دیکھ کر ہجرِ شہِ والا میں اخترؔ کی تڑپ
آنکھ فطرت کی بھی بھر آئی تھی کل آخر شب

شمعِ فروزاں

نورِ حق رحمت یزداں ہیں رسولِ عربیؐ
دہر میں شمع فروزاں ہیں رسولِ عربیؐ

انبیاء سارے کے سارے ہیں ستاروں کی طرح
آپ لیکن مہہِ تاباں ہیں رسولِ عربیؐ

مملکت آپ کی ہے ساری خدائی آقاؐ
آپ کونین کے سلطاں ہیں رسولِ عربیؐ

اقتدا آپ کا اک اک نبی اللہ نے کیا
آپ سردارِ رسولاں ہیں رسولِ عربیؐ

پھول کھلتے ہیں جدھر ہو کے نکل جاتے ہیں
آپ سامانِ بہاراں ہیں رسولِ عربیؐ

صاحب تاج بھی ہیں صاحب معراج بھی ہیں
اور پھر صاحب قرآں ہیں رسولِ عربیؐ

چھنٹ گئے کفر کے چھائے ہوئے کالے بادل
اخترؔ ایماں کے نگہباں ہیں رسولِ عربیؐ

نعت سرورِ کائناتؐ

نہ مہر و ماہ نہ گلہائے تر کی بات کرو
جمال چہرۂ خیرالبشر کی بات کرو

زمین طیبہ کی شام و سحر کی بات کرو
نظر ملی ہے تو خلد نظر کی بات کرو

ہر ایک ذرہ جہاں کا ہے غیرتِ ایمن
دیارِ نور کی اس رہگذر کی بات کرو

کہ سفر نور ہے معراجِ مصطفےٰؐ یارو
ہے کفر تم نہ یہاں بال و پر کی بات کرو

قدم قدم پہ یہاں رحمتوں کے سائے ہیں
مدینہ شہر اماں ہے نہ شر کی بات کرو

رسولؐ پاک کی دل میں عقیدتیں بھر لو
پھر اسکے بعد دعا کے اثر کی بات کرو

سنوارنا ہے اگر گیسوئے حیات اخترؔ
محمدؐ عربی کی نظر کی بات کرو

رحمت عالمؐ

چاہا کسی نے جو کچھ پایا تری گلی میں
کس چیز کی کمی ہے شاہا تری گلی میں

رحمت کی ہو رہی ہے برکھا تری گلی میں
بخشش کا موجزن ہے دریا تری گلی میں

ابھرا تری گلی سے انسانیت کا سورج
چمکا ہے زندگی کا چہرا تری گلی میں

اللہ رے تصور میری نظر نظر نے
ہر نقش پا کو تیرے چوما تری گلی میں

اللہ رے معجزہ کلمہ پڑھا بالآخر
جو تجھ پہ پھینکتی تھی کوڑا تری گلی میں

ممکن نہیں کسی سے تمثیل دے سکوں میں
دیکھا ہے ایسا جلوا آقا تری گلی میں

اے یٰسین و مزمل اے طٰہٰ و مدثر
اختر کا بھی کبھی ہو جانا تری گلی میں

لاکھوں سلام

کملی والے پیمبرؐ پہ لاکھوں سلام
دونوں عالم کے سرور پہ لاکھوں سلام
مصطفیٰؐ نورِ پیکر پہ لاکھوں سلام
ذاتِ محبوبِ داور پہ لاکھوں سلام
راستے سیدھے دکھلا دئے خلق کو
نوعِ انساں کے رہبر پہ لاکھوں سلام
روزِ محشر پلائیں گے امت کو جام
ساقئ حوضِ کوثر پہ لاکھوں سلام
بخشوائیں گے رب سے ہماری خطا
شافعِ روزِ محشر پہ لاکھوں سلام
بگڑی اخترؔ بنانے پہ قادر ہیں وہ
چارہ سازِ مقدر پہ لاکھوں سلام

مصطفےٰ صلِّ علیٰ

پیکر نور خدا مصطفےٰ صلِّ علیٰ
سارے عالم کی ضیا مصطفےٰ صلِّ علیٰ

عالم حسن میں کوئی نہیں تیرا ثانی
تو ہے محبوبِ خدا مصطفےٰ صلِّ علیٰ

اہل عالم کیلئے رشد و ہدایت کی دلیل
تیری اک ایک ادا مصطفےٰ صلِّ علیٰ

جس پہ موقوف ہے رعنائی گلزارِ حیات
تو وہی آب و ہوا مصطفےٰ صلِّ علیٰ

آدمیت کے لبادے میں جمالِ معبود
مرحبا، خود کو کہا مصطفےٰ صلِّ علیٰ

اللہ اللہ رے یتیموں سے ترا حسن سلوک
ان کو کاندھے پہ لیا مصطفےٰ صلِّ علیٰ

اپنی قسمت پہ بہت نازاں ہے اخترؔ کہ وہ ہے
تیرے ہی در کا گدا مصطفےٰ صلِّ علیٰ

نازشِ دوراں

صبح ازل کا حسن فروزاں تمہیں تو ہو
تزئین کائینات کا ساماں تمہیں تو ہو

شمع حرا ہو مشعل فاراں تمہیں تو ہو
ظلمت کدوں میں نور کا ساماں تمہیں تو ہو

وہ جس کے در پہ سر کو جھکاتے ہیں جبرئیلؑ
وہ پیشوا وہ ہادیٔ دوراں تمہیں تو ہو

وہ جس نے پتھروں کا دیا پھول سے جواب
وہ رحمتوں کی جان وہ انساں تمہیں تو ہو

ظاہر ہیں جس پہ سارے رموز شہود و غیب
وہ غیب داں وہ صاحب عرفاں تمہیں تو ہو

خوشبو صفت گلوں میں ستاروں میں ضو صفت
پنہاں تمہیں ہو اور نمایاں تمہیں تو ہو

مشکل میں تم کو دے نہ تو آواز کس کو دے
اختر کا یا رسول نگہباں تمہیں تو ہو

بندۂ ذیشاں

انسانیت کے درد کا درماں تمہیں تو ہو
ہے اور کون محسن انساں تمہیں تو ہو

رحمت ہے جو تمام جہانوں کے واسطے
فخر رُسل وہ نازشِ دوراں تمہیں تو ہو

جس پر ہوا ہے ختم نبوت کا سلسلہ
وہ آخری پیمبر ذیشاں تمہیں تو ہو

امرت ہے زندگی کیلئے جسکی بوند بوند
وہ رحمتوں کا موسم باراں تمہیں تو ہو

ربِّ غفور نے جسے خیر البشر کہا
امی لقب وہ بندۂ ذیشاں تمہیں تو ہو

جس کے لئے تمام حجابات اٹھ گئے
اللہ لم یزل کے وہ مہماں تمہیں تو ہو

اختر کو ناز کیوں نہ ہو تم پر رسولِ پاک
اسکی کتابِ زیست کا عنواں تمہیں تو ہو

رسولِ خدا ﷺ کی یاد

دل کے لئے صبا ہے رسولؐ خدا کی یاد
کس درجہ جانفزا ہے رسولؐ خدا کی یاد

ہر درد کی دوا ہے رسولؐ خدا کی یاد
بیمار کی شفا ہے رسولؐ خدا کی یاد

یاد آپؐ آگئے تو خدا یاد آگیا
ہاں، یادِ کبریا ہے رسولؐ خدا کی یاد

تاریکیوں میں ڈوبے ہوئے دل کے واسطے
روشن سی اک دیا ہے رسولؐ خدا کی یاد

امت کے واسطے ہے وسیلہ نجات کا
جنت کا راستا ہے رسولؐ خدا کی یاد

پوری ہوئی ہے اسکے توسط سے ہر مراد
کیا پُر اثر دعا ہے رسولؐ خدا کی یاد

اختر دل و نگاہ کی ہیئت بدل گئی
کیا خوب معجزہ ہے رسولؐ خدا کی یاد

نور ہی نور

جب سے دل بس گیا مدینے میں
نور ہی نور ہے میرے سینے میں

ہوتی حاصل کہاں سے وہ پھولوں کو
تھی جو خوشبو نبیؐ کے پسینے میں

غرق ہونے کا ڈر نہیں ہے کچھ
لے لیا نام احمدؐ سفینے میں

آپؐ نے کتنی پاکیزگی بخشی
دہر کی زندگی کے قرینے میں

چھٹ گئی دہر سے شرک کی لعنت
بھر دی وحدت کی مے آبگینے میں

رونق خلد ساری سمٹ آئی
روضہ پاک کے پاک زینے میں

فکر محشر ہو اختر مجھے پھر کیوں
عکس احمدؐ ہے دل کے نگینے میں

دعاؤں کے پھول

دشمنوں کو ہمارے رسولؐ
دے رہے تھے دعاؤں کے پھول
کہکشاں جادۂ مصطفےٰؐ
چاندنی ان کے قدموں کی دھول
ان سے راضی خدا ہوگیا
ہوگئے جن سے راضی رسولؐ
آپؐ دنیا میں کیا آگئے
زندگی ہو گئی با اصول
شاہِؐ دیں کا وسیلہ ملا
ہو گئی میری توبہ قبول
ذکر خیر البشرؐ ہو جہاں
رحمتوں کا وہاں ہو نزول
انؐ کو خود سا جو اخترؔ کہے
وہ ہے نادان کرتا ہے بھول

جمالِ مصطفےٰ

یقین کیا متفق اس بات پر وہم و گماں تک ہے
رسولِ پاک کا جلوہ مکاں سے لا مکاں تک ہے

شہادت دے رہا ہے سورۂ معراج قرآں میں
رسائی سرورِ دیں کی خدائے دوجہاں تک ہے

بشکل نور و رنگت ماہ و اختر میں گل تر میں
جمالِ مصطفےٰ پنہاں نہیں بلکہ عیاں تک ہے

تعارف اک خدا کی ذات کا جس نے دیا ہم کو
پہونچ اس کی خدا کے ایک اک سرِ نہاں تک ہے

رسالت کی شہادت آپؐ کی دی سنگ ریزوں نے
طرف دارِ نبیؐ اللہ اکبر بے زباں تک ہے

محمدؐ رحمت اللعٰلمیں کا سایۂ رحمت
عرب کی سرزمیں تک ہی نہیں سارے جہاں تک ہے

مرے آقا محمدؐ مصطفےٰ اذنِ حضوری دے
پہونچنے کی تمنا دل میں تیرے آستاں تک ہے

گلہائے عقیدت

ہوئے ہیں پیدا ہمارے رسولؐ آج کے دن
ہو رحمتوں کا نہ کیوں کر نزول آج کے دن

وہ جس کے واسطے عالم وجود میں آیا
کھلا ہے باغِ عرب میں وہ پھول آج کے دن

ہے آج غیرتِ صد گلستاں زمین عرب
بنا ہے رشک گل تر ببول آج کے دن

حضورؐ آپ کی خاطر ہم اپنے دامن میں
لئے کھڑے ہیں عقیدت کے پھول آج کے دن

ہوا ہمارے مقدر پہ کچھ ترس کھانا
اڑے گی پائے مقدس کی دھول آج کے دن

وہ جن کی وجہ سے دنیا ہے غیرتِ جنت
ملے ہیں ہم کو کچھ ایسے اصول آج کے دن

جو مانگنا ہے خدا سے وہ مانگ لے اختر
دعائیں ہوتی ہیں اکثر قبول آج کے دن

شہر ولادتِ رسولؐ

شہر ولادتِ شہؐ والا تجھے سلام
رحمت گہہ خدائے تعالیٰ تجھے سلام

روز ازل خدا نے بصد اہتمام و شوق
سانچے میں تجھکو نور کے ڈھالا تجھے سلام

اے سر زمین کعبہ و زمزم، حرا و ثور
وحدت کا جام تو نے اچھالا تجھے سلام

دھرتی سے تیری ماہؐ نبوت طلوع ہوا
مکہ بلند مرتبہ والا تجھے سلام

تجھ پر کتابِ نور کی اتری ہیں آیتیں
تو نے دیا ہے ہم کو اجالا تجھے سلام

اے ارض پاک تیرے تقدس پہ ہم نثار
تو نے ریا سے ہم کو نکالا تجھے سلام

اخترؔ کو اپنی دعوتِ دیدار بھیج دے
اے ارض رشک جنت ماوا تجھے سلام

رشکِ فردوس

دیارِ سرورِ دنیا و دیں ہے
مدینہ رشکِ فردوسِ بریں ہے

یہاں کی شان و عظمت اللہ اللہ
یہاں خم آسماں تک کی جبیں ہے

مدینہ شہرِ سرکارِ دو عالمؐ
زیارت گاہِ جبرئیلؑ امیں ہے

برستی ہے جہاں رحمت خدا کی
بہر لمحہ، وہ طیبہ کی زمیں ہے

یہیں ہیں محوِ خواب آقاؐ ہمارے
یہیں ہے گنبدِ خضرا یہیں ہے

قسم اللہ کی ذکرِ مدینہ
قرارِ خاطرِ اندوہگیں ہے

مجھے یارب دکھا خوابِ مدینہ
مقدر میں اگر جانا نہیں ہے

سرکارؐ کے قدم

دنیا کی کچھ ہے نہ محشر کا کوئی غم
خوش قسمتی سے ہم ہیں غلام شہِ اُمم

محبوبِ کبریا ہیں وہ اسکی ہے یہ دلیل
سدرہ سے آگے بڑھ گئے سرکارؐ کے قدم

تعریف جسکی کرتا ہے قرآن میں خدا
توصیف اس نبیؐ کی بشر سے ہو کیا رقم

بعد از خدا ہے اعلیٰ وارفع انہیں کی ذات
وہ محترم ہیں وہ ہیں مکرم وہ محتشم

دیکھے کوئی یہ عظمت سرکارِ دوجہاں
اللہ بھیجتا ہے درود ان پہ دم بہ دم

انگلی ذرا اٹھائی تو شق ہوگیا تھا چاند
اللہ رے وہ اشارۂ سرکارِ محترم

یارب اسے زیارت طیبہ نصیب ہو
ہجر نبیؐ میں رہتا ہے اخترؔ بہ چشم نم

سلام علیک

حسن صبح ازل سلام علیک
لفظ کن کے پہل سلام علیک
مہر و مہہ نجم آپ کے تابع
بندۂ با عمل سلام علیک
رونق بحر و بر درود و صلوٰۃ
حسن دشت و جبل سلام علیک
خود ملائک نے دم بہ دم بھیجے
آپ پر بر محل سلام علیک
اخترؔ آقا کو بھجتا ہے مدام
خالق عز و جل سلام علیک

محمدؐ یا رسول اللہ

ہمیں طوفان نے گھیرا محمدؐ یا رسول اللہ
مدد فرما مدد فرما محمدؐ یا رسول اللہ

سراپا نور ہونے کی وضاحت کیلئے کافی
ہے تیرا جسم بے سایا محمدؐ یا رسول اللہ

ترے زیر نگیں ارض و سماں یہ عرش یہ کرسی
نبی لوح و قلم والا محمدؐ یا رسول اللہ

چراغ جادۂ منزل، سراغ ہستی کامل
ترا ہر ایک نقش پا محمدؐ یا رسول اللہ

تجھے بدر الدجیٰ شمس الضحیٰ خیر الوریٰ کہہ کر
خدا نے یاد فرمایا محمدؐ یا رسول اللہ

احاطہ ظلمتوں نے ہم کو کر رکھا تھا دنیا میں
اجالا دینے تو آیا محمدؐ یا رسول اللہ

کھڑا اخترؔ ہے تیرے در پہ اسکی جھولیاں بھر دے
بھکاری وہ ہے تو داتا محمدؐ یا رسول اللہ

محمدؐ یا رسول اللہ

پیمبر رحمتوں والا محمدؐ یا رسول اللہ
کڑی ہے دھوپ دے سایا محمدؐ یا رسول اللہ

صدائے دل مری سن لے زیارت کیلئے چن لے
مکین گنبد خضرا محمدؐ یا رسول اللہ

امانت میں دیانت میں سخاوت میں متانت میں
نہیں ثانی کوئی تیرا محمدؐ یا رسول اللہ

خدا قرآں میں کہتا ہے ترا ولیل ہے گیسو
ترا والشمس ہے چہرا محمدؐ یا رسول اللہ

یتیموں کا غلاموں کا غریبوں بے سہاروں کا
ہے تو والی ہے تو مولا محمدؐ یا رسول اللہ

خدا کے بعد رتبہ میں کوئی تجھ سے نہیں بر تر
کہ تو ارفع ہے تو اعلیٰ محمدؐ یا رسول اللہ

درودوں کی نچھاور ڈالیاں کرتا ہے روز اخترؔ
انہیں کر لے قبول آقا محمدؐ یا رسول اللہ

کسی مخصوص بحر سے ہٹ کر

نورِ خدا حق نما محمد صلی اللہ علیہ وسلم
سر تا قدم آئینہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

عرش پہ چمکے فرش پہ چمکے مہر میں چمکے ماہ میں چمکے
نور کا اک سلسلہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اسم معظم ذات مکرم رحمت عالم نورِ مجسم
صلی اللہ علیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

شمع فروزانِ رہ ہستی صحرا صحرا بستی بستی
آپ کا ہر نقش پا محمد صلی اللہ علیہ وسلم

جن و بشر کیا حور و ملک کیا کرتا ہے اللہ تعالیٰ
آپ کی ہر پل ثنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم

دنیا میں تھا گھور اندھیارا آپ آئے پھیلا اجیارا
آپ ہیں خود معجزہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اختر کی بخشش کیلئے بھی کیجئے رب سے آپ سفارش
شافع روز جزا محمد صلی اللہ علیہ وسلم

سلام

شافعِ روزِ محشر پہ لاکھوں درود
دونوں عالم کے سرور پہ لاکھوں درود

پاکیوں کا مجسم سا پیکر ہے جو
اس نبیؐ مطہر پہ لاکھوں درود

جانتا تھا خدا کو نہ پہلے کوئی
ذاتِ واحد کے مظہر پہ لاکھوں درود

جسکی خوشبو سے مہکی ہوئی ہے حیات
اس رسولِؐ معطر پہ لاکھوں درود

جسکے جلووں سے معمور ہے کائینات
اس نبی منورؐ پہ لاکھوں درود

جس پہ بھیجیں ملائک تک اپنے سلام
اخترؔ ایسے پیمبر پہ لاکھوں درود

نعت پاک

یہ ایک حقیقت ہے کب ہے کوئی افسانہ
شمعِ رخِ احمدؐ کا اللہ ہے دیوانہ

آنکھوں میں بسا لوں گا اک بار نظر آنا
اے جلوۂ جانانہ اے جلوۂ جانانہ

گیسوئے محمدؐ کی خوشبو سے بہر جانب
مہکا ہوا گلشن ہے مہکا ہوا ویرانہ

سلطانِؐ دوعالم ہیں سوتے ہیں چٹائی پر
کب عمر بسر کی ہے سرکار نے شاہانہ

اے تشنہ لبو اس کو محدود نہ تم سمجھو
بہتا ہوا دریا ہے سرکار کا میخانہ

تھی ذاتِ خدا اخترؔ گم کفر کی ظلمت میں
آپؐ آئے بنی دنیا یک لخت خدا خانہ

درجہ بدرجہ لکھوں

حمد باری تعالیٰ لکھوں
پھر میں نعت شہؐ والا لکھوں
جملہ اصحابؓ سے نسبت رکھوں
ان سے راضی ہوا مولا لکھوں
آل احمدؐ کا سدا گن گاؤں
مدحت فاطمہؓ زہرا لکھوں
کربلا والوں کو ہر صورت میں
اپنی بخشش کا وسیلہ لکھوں
سارے ولیوں سے عقیدت رکھوں
ان کو ہر غم کا مداوا لکھوں
سب امامؒ اپنی جگہ اچھے ہیں سبکے
مسلک کو میں اچھا لکھوں
دوسروں کو میں لکھوں عالی لقب
خود کو اختر مگر ادنیٰ لکھوں

مدینے کی گلی

مہہ و انجم میں جو تابندگی معلوم ہوتی ہے
رسولِ پاکؐ ہی کی روشنی معلوم ہوتی ہے
ہنسی معلوم ہوتی ہے خوشی معلوم ہوتی ہے
مدینے کی گلی کتنی بھلی معلوم ہوتی ہے
رسولِ پاکؐ کی چشمِ کرم کے فیض سے اب تک
بہر جانب سنورتی زندگی معلوم ہوتی ہے
بغیر الفت فخر رُسل سرکارِ دوعالم
ہماری زندگی سوکھی ندی معلوم ہوتی ہے
پڑھی جسنے مرے آقاؐ کی سیرت خوشبو ہے
معطر پھول سی خوئے نبیؐ معلوم ہوتی ہے
درِ محبوبؐ پر سر جھک گئے بیساختہ اپنے
ہماری بندگی اب بندگی معلوم ہوتی ہے
گناہوں میں ہیں ہم ڈوبے ہوئے سرتا قدم اخترؔ
دعا کرتے ہوئے شرمندگی معلوم ہوتی ہے

ص
ہمارے نبیؐ

جانِ کون و مکاں ہیں ہمارے نبیؐ
باعث دو جہاں ہیں ہمارے نبیؐ

ناز قسمت پر اپنی نہ کیوں ہم کریں
فخر پیغمبراں ہیں ہمارے نبیؐ

پائے جاتے ہیں فردوس و کوثر وہاں
جلوہ فرماں جہاں ہیں ہمارے نبیؐ

کہہ دیا جو زباں سے وہ ہو کر رہا
شاہد کن فکاں ہیں ہمارے نبیؐ

کاشف سرِ حق کیوں نہ ہر لفظ ہو
راز کا رازداں ہیں ہمارے نبیؐ

قاب قوسین کا فاصلہ رہ گیا
کچھ نہ پوچھو کہاں ہیں ہمارے نبیؐ

اختر آقا کی تعریف کیا ہو رقم
ظل ربِّ جہاں ہیں ہمارے نبیؐ

شاہِ مدنی ﷺ

شکل نورانی دکھانا شاہِ مدنی
اپنا دیوانہ بنانا شاہِ مدنی

تو ہے ساقی زمانہ شاہِ مدنی
سب کی تشنگی بجھانا شاہِ مدنی

ہم سے بدظن ہے زمانہ شاہِ مدنی
سن لے درد کا فسانا شاہِ مدنی

طنز کرتا ہے زمانہ شاہِ مدنی
میری آبرو بچانا شاہِ مدنی

حشر کی دھوپ جب آگ اگلنے لگے
کالی کملی میں چھپانا شاہِ مدنی

گھر کے اندھیاروں میں رہ گیا ہوں یہاں
مجھ کو روشنی دکھانا شاہِ مدنی

ہے تصور میں اخترؔ ترے رو بہ رو
اس کو سینے سے لگانا شاہِ مدنی

نازشِ آدم

احمدؐ مرسل سید اکرم صلی اللہ علیہ و سلم
شافع امت نازشِ آدم صلی اللہ علیہ و سلم
رہبر کامل ہادیٔ اعظم صلی اللہ علیہ و سلم
فخر جہاں سلطانِ دوعالم صلی اللہ علیہ و سلم
اسم معظم ذات مکرم صلی اللہ علیہ و سلم
درد کے درماں زخم کے مرہم صلی اللہ علیہ و سلم
شمع حریم عرشِ معظم صلی اللہ علیہ و سلم
سطح زمیں پر نور کا پرچم صلی اللہ علیہ و سلم
روحِ شرافت اوجِ رسالت صاحب ثروت پیکر رحمت
نورِ مجسم رحمت عالم صلی اللہ علیہ و سلم
اختؔر عاصی کی بخشش کے ضامن ہیں سرکارِ مدینہ
صلی اللہ علیہ و سلم صلی اللہ علیہ و سلم

رقص کروں گا

میں ہوں محمدؐ کا دیوانہ رقص کروں گا
شمع رسالت کا پروانہ رقص کروں گا
رحمت عالم خواب میں آنا رقص کروں گا
میرے مقدر کو چمکانا رقص کروں گا
ماہِ رسالت مہر نبوت آج اگا ہے
دوست میرے آنگن کو سجانا رقص کروں گا
آج مرے آقا مولاؐ کی سالگرہ ہے
گا گا کر میں گیت سہانا رقص کروں گا
میرے سر الزام جو رکھنا ہے وہ رکھے
مجھ کو نہیں پروائے زمانا رقص کروں گا
لمحہ لمحہ جس کا مہکا مہکا سا ہے
آیا ہے موسم وہ سہانا رقص کروں گا
رم جھم رم جھم رحمت کی برکھا ہوتی ہے
آج میں اخترؔ ساز اٹھا نا رقص کروں گا

الفاظ نہیں ملتے

پُر نور بشر لکھوں یا نورِ خدا لکھوں
الفاظ نہیں ملتے سرکارؐ کو کیا لکھوں

رخسارِ شہِؐ دیں کو اللہ کا آئینہ
گیسوئے شہِؐ دیں کو رحمت کی گھٹا لکھوں

سرکارِ دوعالم کے ہونٹوں کے تبسم کو
دنیا کی نہیں بلکہ جنت کی صبا لکھوں

میں وادیٔ فاراں کی قندیل کہوں ان کو
پھر فرطِ عقیدت سے تنویرِ حرا لکھوں

کونین کی نظروں میں جب رحمت عالم ہیں
میں کیوں نہ محمدؐ کو محبوبِ خدا لکھوں

افلاک بتاتے ہیں ماہِ شب اسرا ہیں
ذرّوں کا تقاضا ہے خورشید حرا لکھوں

تحریر کروں جس دم اسمائے نبیؐ اخترؔ
میں صَلِّ علیٰ لکھوں میں صَلِّ علیٰ لکھوں

شانِ محمدؐ

خود ذاتِ خدا بھی ہے ثنا خوانِ محمدؐ
کیا شان ہے کیا صلِ علیٰ شانِ محمدؐ

وہ پیکر ایماں ہیں تو ہم ناقص الایماں
کیا ہم کو ہو اندازۂ عرفانِ محمدؐ

صدیق و عمر حیدر و عثمان ہیں یکجا
کس درجہ ہے مہکا ہوا گلدانِ محمدؐ

والّیل ہے والّیل ہے والّیل ہے گیسو
والشّمس ہے جو چہرۂ تابانِ محمدؐ

ہم امت احمدؐ ہی کی خاطر نہیں مخصوص
ہے سب کے لئے عام خمستانِ محمدؐ

ہم امت عاصی کیلئے ضامن بخشش
اختر کوئی کیا کم ہے یہ احسانِ محمدؐ

پیارے نبیؐ

کشتی لگا دے میری پار اے پیارے نبیؐ
سن لے مرے دل کی پکار اے پیارے نبیؐ

تو ہے سکونِ قلب زار اے پیارے نبیؐ
تجھ پہ دل و جاں نثار اے پیارے نبیؐ

سارے جہاں کا تو نکھار اے پیارے نبیؐ
تو ہے بڑا ہی شاندار اے پیارے نبیؐ

سب کو دیا ہے تو نے پیار اے پیارے نبیؐ
تو ہے نبی نامدار اے پیارے نبیؐ

جس طرف اٹھی نظر تو ہی تو آیا نظر
تو ہے بہر سو آشکار اے پیارے نبیؐ

حسن معبود ہے تو کم ہو کیا حسن ترا
تو ہے بہاروں کی بہار اے پیارے نبیؐ

انس و جاں حور و ملک تیرے قدموں پہ جھکے
تو وہ خدا کا شاہکار اے پیارے نبیؐ

نور کے نقیب

کیا مشورہ ہے تیرا بتا اے غم حبیبؐ
آواز دے رہی ہے مجھے وقت کی صلیب

ہم دور آپ سے ہیں بلا لیجئے قریب
اے آمنہؓ کے لال اے اللہ کے حبیبؐ

تاریکیوں میں ہم ہیں اجالوں میں لائیے
اے صاحب کتابِ مبیں نور کے نقیب

قرآن کہہ رہا ہے کہ اللہ کے حبیبؐ
وہ کون سا مرض ہے نہیں جسکے طبیب

یلغار کرنے ہم پہ تلا ہے بچایئے
ہر ایک سمت لشکر حالات پر مہیب

سرکارؐ آپ کا تو یہ اعجاز ہے عجیب
ہم دور آپ سے ہیں مگر آپ ہیں قریب

اک آپ کے سوا کوئی اسکی سنے گا کون
فریاد کر رہا ہے یہاں اختؔر غریب

سلام علیک

سخت عقدوں کے حل سلام علیک
بیکل امت کے کل سلام علیک

آپؐ کے فیض ہی سے جاری ہے
ریگ زاروں میں جل سلام علیک

آپؐ کی رد ہوئی نہ بات کوئی
جو کہا وہ اٹل سلام علیک

دین دنیا میں اور عقبیٰ میں
آپؐ سے ہم سپھل سلام علیک

آپؐ دینا میں آئے بند ہوئی
ساری جنگ و جدل سلام علیک

آپؐ کے روئے پاک کے آگے
حسن یوسف خجل سلام علیک

پیش کرتا ہے ہند سے اخترؔ
آپؐ کو برمحل سلام علیک

نوری بناوٹ

یادِ نبیؐ کی دل میں ہے آہٹ
خلد سی میرے گھر ہے سجاوٹ

بخشش امت کی دے ضمانت
رب سے نبی کی بس تھی یہی رٹ

میرے نبیؐ معراج کو پہونچے
عرش کے رب نے کھول دیۓ پٹ

اس کو خدا کا پیار ملے گا
جس کو نبیؐ سے ہوگی لگاوٹ

باعث احمدؐ ارض و سماں میں
نور افشاں منظر کا ہے جمگھٹ

آپؐ جہاں چاہیں جا پہونچے
روک نہ پائے کوئی رکاوٹ

بڑھتا رہوں گا تازہ دم اختر
راہ وفا میں کیسی تھکاوٹ

ہزاروں سلام

شمع عرشِ بریںؐ پر ہزاروں سلام
سید المرسلینؐ پر ہزاروں سلام

آپؐ پیدا ہوئے تیرگی مٹ گئی
روشنی زمیںؐ پر ہزاروں سلام

دین و دنیا میں ہم سرخ رو ہو گئے
شاہِ دنیا و دیں پر ہزاروں سلام

آپؐ پر ختم پیغمبری ہو گئی
خاتم المذنبیں پر ہزاروں سلام

سارے عالم پہ سایہ فگن ضو فگن
رحمت العالمیں پر ہزاروں سلام

راحت العاشقیں پر ہزاروں درود
سید الشاہدیں پر ہزاروں سلام

پیش کرتا ہے اختؔر بصد احترام
سیدالمحسنیں پر ہزاروں سلام

شانِ نزول

کب کسی اور پھول سے ہے غرض
مجھ کو اپنے رسولؐ سے ہے غرض

جس کی شانِ نزول رحمت ہے
اس کی شانِ نزول سے ہے غرض

زندگی جگمگا اٹھی جس سے
بس اسی کے اصول سے ہے غرض

اور نبیوں سے مجھ کو کیا لینا
پائے احمدؐ کی دھول سے ہے غرض

باغِ جنت سے کچھ نہیں مطلب
مجھ کو طیبہ کے پھولؐ سے ہے غرض

مجھ کو دنیا کے پھول سے کب ہے
بس عرب کے ببول سے ہے غرض

میرے سرکارؐ کے سوا اخترؔ
کس کو انساں کی بھول سے ہے غرض

طیبہ کے سرکارؐ سلام

ماہ نبوت طیبہ کے سرکارؐ سلام
فخر رسالت طیبہ کے سرکارؐ سلام

بستی بستی محفل محفل آپ کا نور　　جادہ جادہ منزل منزل آپ کا نور
دریا دریا ساحل ساحل آپ کا نور　　صحرا صحرا محمل محمل آپ کا نور

شمع ہدایت طیبہ کے سرکارؐ سلام
ماہ نبوت طیبہ کے سرکارؐ سلام

پیکر رحمت پیکر قرآں آپ ہیں آپؐ　　نورِ مجسم مظہر یزداں آپ ہیں آپؐ
ہادیٔ انساں نازش دوراں آپ ہیں آپؐ　　فخر رُسل سردارِ رسولاں آپ ہیں آپؐ

عرش کی زینت طیبہ کے سرکارؐ سلام
ماہِ نبوت طیبہ کے سرکارؐ سلام

سلام

السلام اے حبیب، حبیب خدا
السلام اے جگر گوشہ مرتضیٰ
السلام اے قرارِ دل فاطمہؓ
السلام اے سراپائے صبر و رضا

السلام اے حسینؓ اے شہید وفا
السلام اے مسیحائے دین ہدیٰ

السلام اے قیامت تلک کے امام
السلام اے خلافت کے ماہ تمام
السلام اے نگہدارِ عالی مقام
السلام اے صداقت کے حسن دوام

السلام اے نقیب سحر نیک نام
السلام السلام السلام السلام

باغِ اسلام میں آ گئی تھی خزاں ہر روش پر تھیں پامال شادابیاں
بادِ صر صر صبا کی جگہ تھی رواں زرد ہی زرد تھا ہر طرف کا سماں

آپؓ نے تھی ضرورت لہو دے دیا
باغِ اسلام کو رنگ و بو دے دیا

بند آلِ نبیؐ تھا آبِ فرات جاں بلب پیاس سے ہو رہی تھی حیات
آبِ خنجر ہی آتا تھا پیاسوں کے ہات تر بتر خون سے تھا رخِ کائنات

جیت باطل کی حق کی شہادت ہوئی
اخترؔ اسلام کو پھر سے صحت ہوئی

رام کو بھیجا جاتا ہے بن آج بھی بیچا جاتا ہے رادھا کا تن آج بھی
قتل ہوتا ہے حق کا بدن آج بھی باطل و حق کے سجتے ہیں رن آج بھی

آ پڑی ہے ضرورت حسینؓ آپ کی
لازمی ہے قیادت حسینؓ آپ کی

بارگاہِ رسالت میں

اے شہنشاہؐ دو عالم جانِ رحمتؐ فخر آدم
از طفیل غوث الاعظمؒ بھیج دے زخموں کا مرہم

یا نبیؐ سلام علیک
یا حبیبؐ سلام علیک
یا رسولؐ سلام علیک
صلوٰۃ تلا علیک

ذہن کو تابدار کر دے فکر کو آبیار کر دے
قلب کو جلوہ زار کر دے زیست کو مشکبار کر دے

یا نبیؐ سلام علیک
یا حبیبؐ سلام علیک
یا رسولؐ سلام علیک
صلوٰۃ تلا علیک

ٹوٹ کر ہم بکھر گئے ہیں جوڑ کر پھر سے ایک کر دے
سخت بدکار ہو گئے ہیں ہم کو سرکار ایک کر دے

یا نبیؐ سلام علیک
یا حبیبؐ سلام علیک
یا رسولؐ سلام علیک
صلوٰۃ تلا علیک

قبر میں وہ سو رہے ہیں ظلمتوں میں کھو رہے ہیں
المدد شاہِ مدینہ نور کو وہ رو رہے ہیں

یا نبیؐ سلام علیک
یا حبیبؐ سلام علیک
یا رسولؐ سلام علیک
صلوٰۃ تلا علیک

☆

حسن دوام

السلام اے حبیب خدا السلام — السلام اے نبوت کے ماہِ تمام
السلام اے تمام انبیاء کے امام — السلام اے خدائی کے حسن دوام
السلام اے نگہ دارِ خیر الانام
السلام السلام السلام السلام

السلام اے شہنشاہِ دنیا و دیں — السلام اے رسولِ کتابِ مبیں
السلام اے تجلی عرشِ بریں — السلام اے زمانے کی صبح حسیں
السلام اے قرارِ دلِ مرسلیں
السلام السلام السلام السلام

السلام اے یتیموں کے والی نبیؐ — السلام اے غریبوں کے حامی نبیؐ
السلام اے زمانے کے ہادی نبیؐ — السلام اے جہاں کے عوامی نبیؐ
السلام اے رسولوں میں امّی نبیؐ
السلام السلام السلام السلام

گلنار ہو گیا

دیکھا تھا ایک خواب خدا کے خلیل نے
اک بندۂ عظیم نبی جلیل نے

حکم خدا تھا بیٹے کو قربان وہ کریں
پورا بہ شوق رب کا یہ فرمان وہ کریں

حضرت نے ہاجرہؓ سے کیا جا کے التماس
بیٹے کو غسل دے کے وہ پہنائے خوش لباس

مہماں بنیں گے دوست کے گھر وہ یہاں سے دور
وعدہ ہے، ساتھ بیٹے کو لے جائیں گے ضرور

رسّی چھری انہوں نے پس پردہ ڈال لی
دیوارِ ضبط ٹوٹ رہی تھی سنبھال لی

حکم نبی کی جلد ہی تعمیل ہو گئی
راہِ سفر کے خاکے کی تشکیل ہو گئی

بیٹے کو ماں نے باپ کے ہمراہ کر دیا
دامن کو اس کے نیک دعاؤں سے بھر دیا

نورِ نظر کو لے کے چلے ساتھ جب نبی
سکتہ میں تھی پڑی ہوئی مکہ کی ہر گلی
رستہ بڑا کٹھن تھا مگر وہ گزر گئے
مکہ سے دور جا کے منا میں ٹھہر گئے
بیٹے کی فرطِ شوق سے پیشانی چوم کر
یعنی نبی امانت یزدانی چوم کر
خاموش سے کھڑے تھے خدا سے لگا کے لو
وہ پھوٹتی سی دیکھ رہے تھے وفا کی ضو
المختصر وہ خواب بیاں اپنا کر گئے
لختِ جگر سے اس کی رضا پوچھتے رہے
قربان ہونے بیٹا جو تیار ہو گیا
چہرہ ضعیف باپ کا گلنار ہو گیا
فرزند ایسا آج کہاں ہے بتایئے
اخترؔ اگر کہیں ہے تو چل کر دکھایئے

☆

شہیدِ اعظم

لختِ جگر علیؓ کا قرارِ دلِ بتولؓ
باغِ رسولِ پاک کا سب سے حسین پھول
سر تا قدم جمالِ پیمبرؐ کا آئینہ
سر تا قدم مجسمہء سیرتِ رسولؐ
خوش فکر جیسے صاحب الہام معجزہ
خوش گام جیسے آیت قرآن کا نزول
خورشید کی رو پہلی کرن سی ہر اک ادا
چہرے پہ وہ چمک کہ اُجلی چاندنی کی دھول
پیاسا کھڑا تھا لشکر باطل کے سامنے
پیتا تھا آبِ خنجر دشمن نہ تھا ملول
تھا خون خون تیر مخالف کے زخم سے
وہ روئے پاک جو کہ تھا بوسہ گہہ رسول
تھی کربلا میں آلِ پیمبرؐ لہو لہو
جو بھی رہِ وفا میں گذر جائے تھا قبول

کھا کھا کے تیر جان سے اپنی گذر گئے
یوں کر دیا سبھوں نے خراجِ وفا وصول
باطل کے سامنے نہ جھکا سر کٹا دیا
تھا کتنا حق پرست امام اور با اصول
کر لے گا ڈر سے اسکی خلافت قبول امام
یہ سوچنا یزید کا سب سے بڑی تھی بھول
کر لے شہید اعظم دوراں انہیں قبول
اخترؔ کرے ہے پیش عقیدت کے سرخ پھول

☆

کنیزانِ بتولؓ

کاٹے کٹتے نہ تھے لمحاتِ کنیزانِ بتولؓ
قابلِ رحم تھے حالاتِ کنیزانِ بتولؓ

پھول کے ساتھ مسل ڈالی گئیں کلیاں بھی
کتنے پامال تھے باغاتِ کنیزانِ بتولؓ

ہو گئے آخر دم سبطِ پیمبر بھی شہید
جاں ستاں کتنے تھے صدماتِ کنیزانِ بتولؓ

آسماں پھوٹ کے رویا تو زمیں کانپ اٹھی
دیکھ کر کربِ اشاراتِ کنیزانِ بتولؓ

رحم کی بھیک انہوں نے نہ کسی سے مانگی
اللہ اللہ رے یہ اوقاتِ کنیزانِ بتولؓ

جاں بلب پیاس سے سب تھیں نہ گئیں سمتِ فرات
کوئی دیکھے تو قناعاتِ کنیزانِ بتولؓ

ہم نہ سن پائیں گے اختر نہ سناؤ ہم کو
کرب آمیز حکایاتِ کنیزانِ بتولؓ

داستانِ کربلا

تاب سننے کی نہیں ہم میں بیانِ کربلا
داستاں خون چکاں ہے داستانِ کربلا

دیکھ کر آلِ نبی پر سختی فوجِ یزید
ٹوٹ جانا چاہتا تھا آسمانِ کربلا

ایک قطرہ بھی نہ پانی کا ہوا انکو نصیب
پیاس سے مرجھا رہے تھے گل رخانِ کربلا

دامن صبر و رضا چھوڑا نہ لیکن ہاتھ سے
سخت تھا سبط نبیؑ پر امتحانِ کربلا

تھا یزیدی فوج کے نرغے میں دریائے فرات
آبِ خنجر پی رہے تھے دلبرانِ کربلا

اک طرف آلِ محمدؐ اک طرف فوجِ یزید
خون کا دریا رواں تھا درمیانِ کربلا

خون میں ڈوبا ہوا اک اک ورق اک ایک لفظ
اشک خوں رو کر سنوں گا داستانِ کربلا

تر بہ تر ہو کر لہو میں خندہ پیشانی کے ساتھ
سر بہ سجدہ تھا امیر کاروانِ کربلا

کیوں علی اصغر سا نورس پھول کو مسلا گیا
کچھ تو کہہ خاموش کیوں ہے اے زبانِ کربلا

آدمی کو آدمی پر کچھ ترس آتا نہ تھا
لٹ رہا تھا ہر قدم پر کاروانِ کربلا

آبِ خنجر مسکرا کر نوش فرماتے ہوئے
دے رہے تھے امتحاں تشنہ لبانِ کربلا

آج باطل پر ہوئی ہے فتح حق کو بے مثال
آج لہرائیں گے ہنس کر ہم نشانِ کربلا

بیخودیٔ شوق میں اخترؔ جھکا جاتا ہے سر
ہے تصور میں ہمارے آستانِ کربلا

☆

شبِ برات

خدا کا شکر ہے ہم تک شب برات آئی
متاعِ رحمت و بخشش ہمارے ہات آئی

ہے رنگ و نور میں ڈوبی ہوئی فضائے حیات
بہت حسین نظر آج کائنات آئی

مہک مہک سی گئی ہے فضائے ارض و سماں
زباں زباں پہ رسولؐ خدا کی بات آئی

خدا کا ذکر چھڑا پھر نبیؐ کی بات چلی
بہت پسند خدا کو ہماری بات آئی

عجیب بارشِ رحمت ہوئی ہے آج کی رات
کہ عاصیوں کو نظر صورتِ نجات آئی

فرشتے دیتے ہیں آکر سلامتی کے پیام
یہ رحمتوں سے بھری آج کیسی رات آئی

ہماری بابِ اثر تک دعائے دل اخترؔ
گئی تھی خالی اثر لے کے اپنے سات آئی

ماہِ رحمت

ماہِ رحمت خدا کا مہینہ ہے تو
خیر و برکت کا نادر خزینہ ہے تو
دلبر تاجدارِ مدینہ ہے تو
سب مہینوں سے افضل مہینہ ہے تو

تیرے صدقے میں قرآن نازل ہوا
فخر مکہ ہے ناز مدینہ ہے تو
آدمی کو بناتا ہے تو جنتی
زندگی کا مقدس قرینہ ہے تو

حسن پنہاں ہے جس میں شب قدر کا
عکس تاب ایک ایسا نگینہ ہے تو
قدر کرتے تھے جس کی شہِ انبیاؑ
وہ مکرم معظم مہینہ ہے تو

قدر اخترؔ کرے گا دل و جان سے
اس کا ایمان ہے نورِ سینہ ہے تو

ماہِ غفراں آیا

شکر رب کا مہہ ذیشاں آیا
ساتھ اپنے لئے قرآں آیا
دل میں دی ہے جسے آقاؐ نے جگہ
گھر ہمارے وہی مہماں آیا
جسمیں لگ جاتی ہے رحمت کی جھڑی
پھر وہی موسم باراں آیا
زہد و تقویٰ، کرم و بخشش کا
ساتھ کیا کیا لئے ساماں آیا
اپنی راتوں میں شب قدر لئے
صدقے جاؤں مہہ غفراں آیا
قدر ہم اس کی کریں گے اخترؔ
یاد اللہ کا فرماں آیا

مہہِ صیام آیا

خدا کا شکر ہے ہم تک مہ صیام آیا
پیام رحمت و بخشش ہمارے نام آیا

نصیب ور ہیں زمانے میں ہم غلام نبیؐ
ہمارے ہاتھ مہہ رب کا اہتمام آیا

ہے جسکی ڈوبی ہوئی رحمتوں میں ہر ساعت
یہ ماہ لے کے وہ ہنگام صبح و شام آیا

زمیں پہ عرش سے سرکارِ کائنات کے پاس
اسی مہینے میں اللہ کا کلام آیا

ہزار ماہ سے بہتر کہا خدا نے جسے
وہ رات لے کے یہی ماہ نیک نام آیا

رہا نہ نارِ جہنم کا خوف کچھ ہم کو
یہ ماہ عقبےٰ بنانے میں خوب کام آیا

بہ فیض قدر مہہ صوم حشر میں اخترؔ
بشر کو ساقی کوثر کا ہاتھ جام آیا

نجات کی رات

ہزار ماہ سے
بہتر کہا خدا نے جسے
وہ رات
جس میں کتابِ مبیں بھی اتری
وہ رات
آئی ہے اپنی جلوے میں نور لئے
زمیں پہ عرش سے
ہوتی ہے بارشِ رحمت
نکھر نکھری گئی ہے فضائے ارض وسماں
فرشتے
حکم خدا سے
سلامتی کے پیام
لئے ہوئے ہیں پر افشاں

یہاں بہر جانب
سلامتی ہے
ہمارے لئے یہ رات تمام
افق سے
صبح کی پہلی کرن چمکنے تک
ہمارے واسطے
یہ رات ہے
نجات کی
رات !!

آیت الکرسی

اک خدا کے سوا

نہیں ہے

عبادت کے لائق کوئی

وہ ہے زندہ

ہمیشہ سے ہے

اور

قائم ہمیشہ رہے گا

اونگھ آتی ہے اس کو نہ نیند

سب اسی کے ہیں مملوک

جو کچھ

زمین، آسمانوں میں ہیں

کون ہے

جو کسی نوعیت کی

کسی کی سفارش کرے

جب تک اس کی

اجازت نہ ہو

جانتا ہے وہ سب کے

سبھی ظاہری باطنی حال کو

ہاں مگر

جتنا وہ علم دے

اس سے بڑھ کر

کسی چیز کو کوئی بھی

اس کے علم اور حکمت سے

لینے پہ قادر نہیں

اس کی کرسی نے

لے رکھا ہے اپنے اندر

تمام آسماں اور زمیں

اور

ان کی حفاظت

خدا کو گراں تک نہیں

وہ بڑا ہی عظیم

اور

ذیشان ہے !!

سورۂ فاتحہ

سبھی تعریفیں ہیں اللہ کو زیبا
جو پالن ہار ہے
سارے جہانوں کا
نہایت مہربان ہے
اور
جو ہے رحمتوں والا
ہے مالک حشر کے دن کا
تجھی کو پوجتے ہیں
اور تجھی سے ہم مدد فرمانے کی
درخواست کرتے ہیں
ہدایت دے
ہمیں رستہ چلا سیدھا
ہمیں توفیق دے

چلنے کا رستہ ایسے لوگوں کا
کہ
جن پر تو نے اپنا بے بہا
انعام فرمایا
چلا رستہ نہ ان لوگوں کا
کہ
جن پر غضب ڈھایا گیا
تیرا
نہ ان کا راستہ
جو گم رہوں کا راستہ ٹھہرا!!

الٓمٓ

اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

(یہ صحیفۂ قرآں)

اک کتاب ایسی ہے

جس میں شک نہیں کوئی

دیتی ہے ہدایت یہ

رب سے ڈرنے والوں کو

رب سے ڈرنے والے ہی

ان ڈھکی چھپی چیزوں پر یقین رکھتے ہیں

جو شعورِ انساں کے دائرے سے باہر ہیں

وہ نماز کو اپنی رکھتے ہیں سدا قائم

اور خرچ کرتے ہیں

رب کی دی ہوئی دولت

اس کے نیک کاموں میں

وہ یقین رکھتے ہیں

(اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم)

اس کتاب پر

اس نے تجھ پہ جو اتاری ہے

اور ان کتابوں پر

تجھ سے قبل جو اتریں

دوسرے رسولوں پر

اور

آخرت پر بھی وہ یقین رکھتے ہیں

بس وہی

ہدایت کے راستوں پہ قائم ہیں

اور کامراں بھی ہیں !!

سورۂ کوثر

اے نبیؐ

آپ کو ہم نے کوثر دیا

آپ اس کے تشکر میں

اپنے خدا کے لئے

پڑھتے رہے نماز

اور قربانیاں کیجئے

بالیقیں

آپ کا ہر عدو

بے نشاں

نیست نابود ہو جائے گا !!

سورۂ اخلاص

اے محمدؐ

آپ فرما دیجیے

جس کو کہتے ہیں خدا

وہ ایک ہے

ذات میں اس کی نہیں کوئی شریک

ہر ضرورت سے خدا ہے بے نیاز

وہ نہ رکھتا ہے نہ وہ خود کسی ذی روح کی اولاد ہے

اس کا ہمسر کوئی نہیں ہو سکتا

ذات ہے بے جوڑ اس کی

وہ ہے یکتا، بے مثال اور

لازوال!!!

GUMBAD-E-KHIZRA KE AAS PAS

(NAAT)
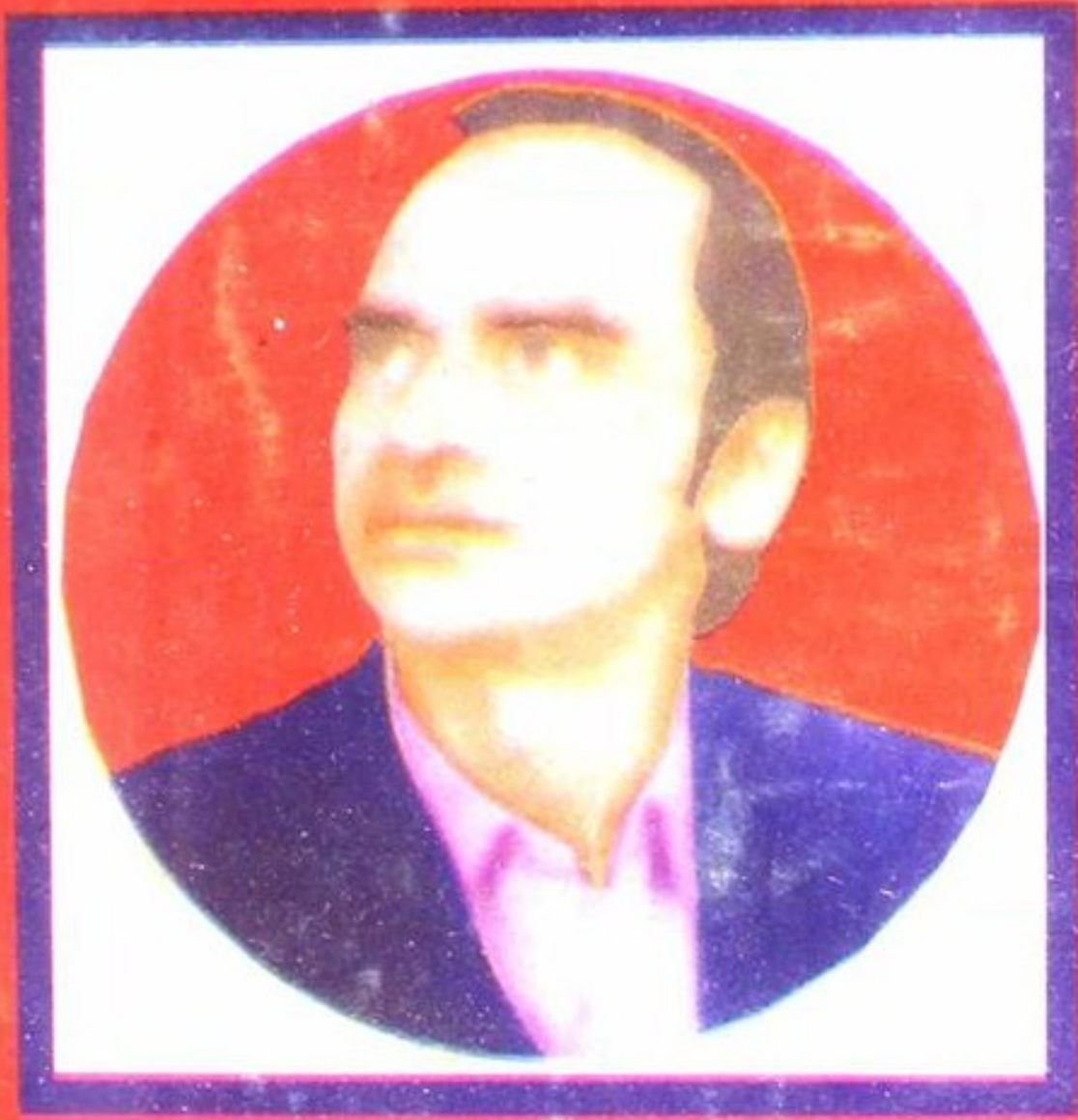
کچھ ایسا لگتا ہے مجھ کو بلا رہے ہیں حضورؐ
میں چل کے گنبد خضرا کے آس پاس رہوں

BY

LATE AKHTAR MADHUPURI

Lakhna, Madhupur, Dist. Deoghar (Jharkhand)

E.mail:fir_dos@indiatimes.com